

رحمن کی جانی لیکن چہ سے پرستے وہی محنت؟ اس کے حلق تو کھتا ہی فضول ہے۔  
 وہ پھری بلا چہاں رہا بھی کبھی تھک نہ سہتا کہ کوٹ پاتا کی کرہ بھی سنبھالنے لگتا تھا۔۔۔۔۔  
 وہ ایک جگہ رک گیا۔۔۔۔۔ اور کھجیوں سے بائیں جانب وہی عمارت کی نیم پلٹ چمکیا۔۔۔۔۔ پھر  
 آسمان کی طرف دیکھنے لگا سورج ابھی اُسی غروب ہوا تھا۔ اُدھلنے کا قیام زیادہ گہرا نہیں تھا  
 سڑک پر گاڑی سائیکس اور دوسری سواریاں دوڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔ لیکن ان کی تعداد اتنی زیادہ  
 نہیں تھی کہ کسی لمحہ بھی سڑک پار کرنے میں کوئی دشواری پیش آتی۔۔۔۔۔

عمران نے ایک بڑے سائیکل سوار کو نظر میں رکھ لیا جو دوسری طرف سے آ رہا تھا۔۔۔۔۔  
 اس کے پیٹ پر بڑی سی سفید ڈالھی لہرا رہی تھی جیسے ہی وہ قریب آیا عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے  
 دیکھ کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔ بڑا حاسانیکل سوار اتر کر حیرت انگیز انداز میں عمران کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔ وہ اس  
 طرف روکے جاتے پر کچھ غور نہ بھی ہو گیا تھا۔

"اتنی لمبی ڈالھی لگا کر سائیکل چلائے شرم نہیں آتی۔۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"جی۔۔۔۔۔" بڑے سی آنکھیں اور زیادہ کھیل گئیں۔

عمران نے وہی جملہ پھر دہرایا۔

"آپ کبھی بائیں کرتے ہیں؟" بڑے نے ہاتھ گھورا کچھ لمبے میں کہا۔

"میں اُدھلنے کی باتیں کرتا ہوں آپ بے شرم ہیں۔"

"آپ ہوش میں ہیں یا نہیں؟" بڑے کی آواز تیز ہو گئی۔

"میں بالکل ہوش میں ہوں۔ آپ کو شرم آنی چاہیے۔"

"لوئی زبان کو نکال دیجئے۔۔۔۔۔"

"کیا میں گھوڑا ہوں کہ زبان کو نکال دوں۔۔۔۔۔ آپ تو ڈالھی صاف کراہے یا سائیکل پر

بٹن بٹن چڑھتے اور نہ اچھا نہیں ہو گا۔"

بڑا حاسانیکل ایک طرف پیچک کر سہلے دے پر آگاہ ہو گیا۔ اُنکی رو کر گھر لے گئے۔

"جی۔۔۔۔۔ میں ہوش کی دوکرہ۔ ان سائیکل پر اتنی لمبی ڈالھی عزم کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔"

"اب چپ۔" بڑا حاسانیکل کے بل چلا۔

"پاکل معلوم ہو چاہے۔" جمع میں سے کسی نے کہا۔

"تم خود پاکل؟" عمران اس پر ہلست چلا۔ "تمہاری سات پٹنیں پاکل۔"

"بہت تیری کی۔۔۔۔۔ ایک آدمی اس پر جھلکا۔ "عمران کا ہاتھ بھی گھوم گیا۔

اور پھر اچھا خاصہ بھنگ ہو گیا۔ وہ سب عمران پر چڑھ اڑا۔

(۱)

گیارہویں شمارہ شہر کی مشہور ترین شمارہوں میں سے ہے۔۔۔۔۔ شہر کے علقہ حصوں میں  
 اس کی حیثیت علقہ ہے۔۔۔۔۔ کاروباری حصے میں اس پر حمل رکھنے کی جگہ نہیں رہتی۔۔۔۔۔ پھر  
 ریلوے اسٹیشن کے قریب آجے تو ایک گاڑا اندازاً ایک ایک کار سے ۱۱ سے کھار۔  
 جاتے گا اور وہ کرنے میں ہی وہ تین منٹ صرف ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اور سواریاں شمارہ کے  
 کرائف پر تو بھری پٹے والے چاروں ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ یہاں انھیں ٹریفک کی طرف  
 چار اچے پر کھڑے ہونے کا فیشل کے اندرون کا پانچ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

سواریاں شمارہ کے چار اچے سے ایک فراگ تک کبھی کیفیت رہتی ہے۔ پھر شہر کا  
 کاروباری حصہ چھپے ہو جاتا ہے اور بڑی بڑی روٹوں کو ٹیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ انھیں  
 کے سامنے پورے پورے پائیں بار لپکتے ہیں۔ گو یہاں شہر کی ہی گاڑی نہیں رہتی لیکن ان  
 کا شمار بھی شہر کے بڑی ترین حصوں میں ہو چاہے۔

اور شہر کے اسی بڑی حصے میں وہ چپ آگاہ گیارہویں ہو۔

عمران اپنے بھرتی ہو گئے سوٹ میں بیس چھری ہاتھ آہستہ آہستہ چلا رہا تھا۔ اس  
 کے پاس پر ایک شخص تھک نہیں تھا۔ خاص کاروباری سفید فیشل کے وارڈ تھی اور گنگ میں شہر

عمران کی نہ کسی طرح کے زور سے لگا اور اسی کو غمی کی کپڑ میں جاکر اس کے  
سانہ پر بٹکار ہوا اقلہ آدھے میں پورچین عورت وہ لڑکیوں کے ساتھ کڑی تھی۔

"کیا... مجھے پہچان؟" عمران پچھا "یہ لوگ پاگل ہو گئے ہیں مجھے مار دلائیں گے" "تو بھر وہ  
برآمدے کی طرح بیٹوں چڑھتے چڑھتے لڑکھ کر رہے ہوش ہو گیا انوک کپڑ میں داخل ہو  
جائے گی کو خوش کر رہے تھے لیکن بڑی عورت کی ذات میں کرچا پک پر ہی رک گئے۔"

"بھاگ... بھاگ..." وہ ہاتھ پکڑ کر چلتی ہی گیس کو کھر کرے گا۔

پہلیں کا نام سن کر وہ ایک ایک کر کے کھٹکتے گئے

بڑھا ہوا سے کچل دیا تھا "میں صاحب! یہ پاگل ہے"

"بھاگ... تو مگھ پاگل ہے! ہم پر گیس کو فون کرے گا۔"

بڑھا بھی سا نکلی اٹھا کر کھٹک گیا

عمران اب بھی سڑ میں کے نیچے بے ہوش پڑا تھا وہ دونوں لڑکیاں اس پر چلی ہوئی تھیں۔

ایک لڑکی نے سر اٹھا کر کہا "تمھی بے چارہ کوئی شریف آدمی معلوم ہوتا ہے"

کو غمی کے دیکھی ملازمین بھی وہیں تھے بڑی عورت کے اشارے پر وہ بے ہوش

عمران کو اٹھا کر ایک کمرے میں لائے۔

بڑی عورت اس کے کونٹ کے فٹن کھولے گئے ایک لڑکی نے ڈاکٹر کو فون کیا۔

"پتہ نہیں کون ہے؟" بڑی عورت تشویش کی لہجے میں پوچھنے لگی۔

پڑکی۔ "آئیے۔" یہ کیا؟

عمران کی پانچویں ہتلی کے قریب ایک کارڈ پچا کیا ہوا تھا بڑی عورت جھک کر اسے بلند

آدھے سے پڑھنے لگی

اس شخص کا نام کوئی نام ہلے ہے؟ یہ اپنی یادداشت کو چٹا ہے ابھی بھی اس پر فٹنی کے

دور سے بھی پڑتے ہیں انارک بھی ایسی حالت میں پڑا جائے تو یہاں کریم اسے نکلیں اسٹریٹ کے

طر پڑاؤ میں پہچان دیتے! یہ صرف داخل تو نہیں جاتا ہے... دیکھ پاگل ہے ضرور آدمی ہے۔

اس لئے دورے کی کوئی ضرورت نہیں... عام حالات میں آپ اسے اچھائی شریف اور مسلم

الغی پائیں گے۔"

بڑی عورت نے سیدھے کمرے ہو کر ایک طویل ساٹن لیٹور لڑکیوں کی طرف دیکھنے لگی۔

"بے چارہ..." ایک لڑکی نے سر ہل کر معلوم کیجے میں کیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آگیا... اور وہ کارڈ اسے بھی پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

"کوہ..." ڈاکٹر کا راجہ کر لیا۔ "تب تو یہ ضروری نہیں کہ یہ بھڑکی ہوئی میں آجائے۔"

وہ عمران کو غور سے دیکھ رہا تھا

"کیا یہ مرض دائمی ہو گا ہے؟" ایک لڑکی نے پوچھا

"حالات یہ سمجھ رہا ہے..." یہ بھڑکی ایسی ہی حالت میں رہ سکتا ہے اور یادداشت واپس بھی

آ سکتی ہے۔ اس قسم کے امراض اور اصل حادثات کی بنا پر ہوتے ہیں اور حادثات میں ان کا خاتمہ

بھی کر سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر نے اس کا سامنا کیا اور چند منٹ کے بعد اسے دوا لکھنے کے کر چلا گیا۔

لڑکیوں کے چہرے معلوم تھے اور بڑی عورت بھی تشویش میں جتا ہو گئی تھی۔ اس نے

کہا دیر بعد کیا۔

"پتہ نہیں نظر پڑاؤ میں کون رہتا ہے اور اس کا فون نمبر کیا ہے؟"

"مجھے نہیں پتا میں اسے ہوش میں آجائے دیکھتے۔" ایک لڑکی نے کہا۔

"ہاں۔" آئیے "بڑی عورت کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

کچھ منٹ کے سیر کے فونی ڈانٹا کر لے ڈاکٹر تک کی کو غمی خود اٹھا اور بار بار اس کی بیٹیاں

جس اور بڑی سڑ ڈاکٹر تک۔

یہ تینوں بیٹیاں بڑی غمی سے عمران کی دیکھ بھلی کرتی رہیں۔ بار بار ان کی نظریں

کاٹا کی طرف اٹھتی تھیں۔ لیکن شاید اس وقت اس کی سوجھ بوجھ نے بھی گردش کرنے کی

تم کھا دی تھی۔

بار بار اٹھتا ہے عمران بڑی غمی بار بار غلطی سانس لیتا لیکن اب بے چین تھی۔ اس

نے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا تھا جو اپنی یادداشت کو چٹا ہو۔ البتہ اس نے ایسے آدمیوں

کے متعلق کئی روایتی کہانیاں ضرور سنی تھیں۔ شاید ایک آدمی غم بھی دیکھی تھی۔ اس میں

ایسے ہی کسی آدمی کو کبیرا ہمارا کوئی کیا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ آدمی بھی اسی غم کے

لیہ کی طرح درمیان تک ثابت ہو گا۔

عمران کے بعد غافلانے سے مدد پند آئے تھے۔

تقریباً آدھ گھنٹے بعد عمران کے چٹوں میں حرکت ہوئی۔ اور وہ تینوں امیں پر جھک

پڑا۔ اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔

"مائی کے بچے۔" یہ سنے کی کے بچے۔ "عمران نے کراہنے کو فراموشی دہان میں کیا۔

"یہ کوئی فراموشی ہے؟" بڑی عورت نے لڑکیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

”اے.....! کیا آپ انھیں چمکے گئیں اور وہ انھیں بھجھا کر دو گئی۔“  
 ”فراقیوں!۔“ اس نے دیر لگا کر اس کی دیکھی پہلے سے ہی لہجہ بڑھ گئی۔  
 ”وہاں عمران آئے کہ چمکے گیا اور انھیں پتہ پڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔“  
 ”تم بچے ہو تو جبر ہے۔“ اس نے زحیٰ عورت نے فراقی میں کہا۔  
 ”میں کہاں ہوں؟“ عمران نے کہہ کر چمک چلا۔  
 ”سبکدوش ہو تو تم دوستوں میں ہو.....“ حسین چند بد معاشوں نے گھیر لیا تھا اور تم بھاگ کر  
 یہاں آئے؟“

”ظہر ہے۔۔۔“ مران آنکھیں بند کر کے پیشانی پر ہاتھ رکھتا ہوا۔

 $\gamma \Delta t^2$ 

"آپ لیٹ کر چڑھے تو پتھر ہے" بدراہلی

”لوہہ“۔ عفران پتک کو بولا اور چند بار بڑا کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ اٹھا کہ: ”جی ہاں لیٹ لیٹ جانا چاہئے۔ میرا سر بہت شربت سے چکرا رہا ہے۔“

عفران لیٹ گیا۔ اور اسی کی آنکھیں بند کر دیں اور کچھ دیر بعد اسی نے کہا ”میں بہت غلابت محسوس کر رہا ہوں۔“

”آپ کچھ نہیں گے؟“ ہارے اسنے پوچھا۔

”ایک گلاس ٹھنڈا پانی“

”نہیں تم تھوڑی برائی ہو.... نکلت ہو جائے گی“

”شہر کی... میں شراب نہیں پیچتا۔ انکڑوں سے منع کر دیا ہے“ ہاربر نے تسکین  
 پہنچی۔ ایک نوکر کو کہہ کر وہ داخل ہو کر اس سے پانی لانے کو کہا گیا۔  
 ”میرے ساتھ میرا اکلے کا بچہ بھی تھا“ عربزبان۔ ہاربر اچھل کر بیٹھ گیا۔ وہ اس طرح  
 کی آواز ہی نکالے گا جیسے کسی کے کچے گود پر ہوا۔  
 ”نہیں تہاہرے ساتھ لی کا بچہ نہیں تھا جس نے وہ دھڑک رہی ہو دیکھا ہو؟“ سزاؤ سترنگ  
 نے کہا۔

”آؤ... تب تو میں اچیں جا کر اسے تلاش کرؤں گا....“

”نہیں تم لٹو! میں تو کروں سے حوٹ کر لٹوں گی!“

”ہم یہ کی؟“ مرہن نے پھر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں، لیکن اس وقت ملازمین کا کھانا آ رہا تھا۔

”...سب... ہائی“ ایسا بھلائی کا اچھا طرح فراہمی نہیں ہو سکتا، تمہارا

مران اٹھ کر دے کیا پانی پی چکے کے بعد وہ ہر پلٹنے کو جن میں اس طرح سہ ماہی کا ہے  
کوئی بات یاد آئی ہے!

”تم نظر باز میں رہتے ہو“ ہوا ”بوز می نے پچھا۔

”کیا ہے.....؟“

" $\pi \Sigma \sqrt{V}$ "

"ان پر بھی سچا کرنا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟"

”تم قرآن جیسی ہو“

”میں نہیں جانتا کہ میں کون ہوں اور آپسے میں کی زبانیں بول سکتا ہوں! لیکن فراموشی مجھے بہت پسند ہے.... یہ زبان نہ پڑھو، واقعی کے ساتھ بول سکتا ہوں۔“

”سڑک پر جھڑا کیوں ہوا تھا“

”میرا بی بی کاچہ مجھ سے رہے تھے!..... می..... مجھے میرا بی بی مل گیا اور“

ہوا می نے سزا کر دیا ہے کہاکہ وہ نوکران سے ملی کاچھ تلاش کرنے کو کہے..... ہا ہا ہا  
ملی گئی... اور ہوا می نے کہا۔

”تم آج کے۔۔۔ لپٹ جاؤ“

”اکثر نے کہا تھا کہ زیدو اپنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔“ عمرکن نے بچوں کے سے  
 اور میں کہا اور ایسا ہر منہوں پہنچنے لگا

”نہیں صحت نہیں خراب ہو گی۔ تم لیٹ جاؤ۔“

”اچھا!....“ عمر جن نے سر ہلا کر کہا اور لیٹ گیا۔

”تمہارا نام فوٹی نام ہے؟“ سزا سٹرک نے پوچھا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا....." عمران کی آنکھیں حیرت سے کھلی گئیں۔

میرا کسٹرنگ نے اسے وہ کارڈ دکھایا جو اس کی فیسوں سے بن کیا ہوا تھا۔!

”کہو“ یہ مسز غنیمت بڑی ٹھیک عورت ہے۔“ عمران بڑبڑایا۔

”سرخس کون“ ایما کے بموجب

”ظفر بازار میں اس کا درواگہ ہے۔ ہمیں وہیں رہنا ہوں اُمی جب بھی باہر جائے لگتا ہوں  
وہ کارا زمری قیسیں سے بن کر رہتی ہے۔“

”تم ایک باؤز میں رہے ہو!“ یوز می

”تم، ایک بازا میں، جے ہو!“ یوزمیں نے حیرت سے کہا ”تمہارے والدین کہاں ہیں؟“

”نہیں۔۔۔“ عمران نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر کہہ دیا۔

"تم بھی نہیں تائید کرتے کہ کس ملک کا باشندہ ہو؟"  
 "نہیں! یہ نہیں۔۔۔ اس کی تو میں سوچتا ہوں اگر شاپے سرائی ملک کا باشندہ ہو!"  
 "بیانی کی زبان نہ بول سکے ہو!"  
 "پاں سدا بیانی کی زبان نہ بول سکتا ہو!"  
 "تھار بار مجھ سے معافی کیا ہے؟"  
 "مگر قتل آؤر شد ہو!"  
 "آؤر شد، لودہ! ایسا نہ پھر متنبیاں سمجھتی ہیں!"

میرا بڑا اداکار آجی اور اس نے تھکا کر ملی کاچھ کھا لی تیار ہوا ہے عمران نے آٹھس بند کرکے اور چپ چاپ چارپد  
ایجاد ہوا کہ اس کے حلق سے گئے گا.... سزا کسے ہر جلی جلی قہمی لیکن لکھاں وہیں  
موجود تھیں۔

"جی! ہاں، ہر اسے چونک کر بچ چلا!"

”ہر دور... صاف کیے گا۔“ عمران خوب ناک می سکرناہٹ کے ساتھ ہوا۔ ”مجھے ایسا معلوم ہوا تھا جیسے ہوائی جہاز میں سکرناہٹیں کر رہا ہوں۔ یہ خود بھی جڑی دواہیات تھیں تھیں۔“

”کوئی بات نہیں! بار بار بھی سکرناہٹ! آپ کو اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو آجے نقلیں سے طلب کر لیجئے گا!“

”مجھے دنیا کی کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں، اسوائے رنگ اور برقی کے رنگ اور برقی کی بھی ضرورت نہ تھی ہے۔۔۔ میں زندگی کی عکاسی کرتا تھا۔ گھر مجھے کرشن اور شمس بتا رہی تھی۔۔۔ اچھا، ہاں، برا خاص میں رہیں، ان کا نام سوچ رہی تھیں کہ جواب میں کیا کہنا مناسب ہوگا۔۔۔! اعلانِ مرگ نہ ہے یہاں۔۔۔ یہ آپ کی بھی تھیں۔“

دانی

“*2*”

”جی ہاں بیٹا ہیں! ... لیکن وہ اس وقت موجود نہیں! ...“ ہاربر اٹے کہہ:

مرحی غصہ سی سانس لے کر درواک آواز میں بولا "میرے نہ پلٹا ہیں..... ہونے لگا....."

یہ خاص شے ہو گیا... ہر دونوں لڑکیاں جو نہ صرف ایک کمرے میں رہنے کی کوشش کرتی

[illegible]

(r)

نکرت سرائی کے گہراں مسعود سعید، یلغیت چوہان اور جویا اختر دہرپ چپ جات  
 قلب میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔  
 "یہ عمر آج کل کسی چکر میں ہے۔" مسعود سعید نے کہا۔  
 "کیا چکر۔" یو یو لوات کھورے لگا گیا۔

[illegible]

”کچھ علم نہیں تھا۔۔۔“ جو لپانے حیرت سے کہا: ”اور تم نے کیا کیا؟“

”وہی جو اس نے کہا تھا... سزاؤں میں نے میرا بہت بہت فخر کیا، اور ان کا نام، بڑی محبت سے ان کا نام، جس نے سزاؤں میں لے گیا۔ اور اسے می کہا ہے۔“

یہاں اس چار... لیکن جو لپا کی تشویش میں کی تھی وہی وہاں جانے کیسے اس کے  
سورج کی تھی:

عنہ: پھر ۱۹۷۰ء میں آزادی کو سمجھنے کے لیے ملازمین کا وفد بھیجا گیا۔

”ملاوطن بھی اس کے سامنے سرخا کی بولی بول جاچکا۔۔۔ آدمی کو آدمی ہی کبھ سکتا ہے! گھر میں تو اسے آدمی ہی تسلیم کرنے پر مجبور نہیں تھا۔“ چوبیس نے کہا اور اپنی لاکھڑی انگلیاں اٹھا کر ہر نونوں

سے نکال دیا۔

"وہ آخر کیا کریں گے؟" جیسا کہ پہلے ہی میں نے بتا دیا تھا۔  
 "نہ۔۔۔ کرنا ہو گا۔" یہ سن کر اس کا منہ ہلکا ہوا۔ "یہ سنا ہے کہ اس کا بھی کام ہو اور  
 پرانے سے کہیں بھی تو پتہ چلتا ہے۔" لاکھوں سالوں کے لئے کام کرتا ہے۔"  
 اس پر بھی نہ لیا کی عقل نہ ہوئی اس کی عقل ابھی تک کم کے ہوتے ہوئے اس کے حلقہ بر وقت  
 باخبر رہتا تھا جتنی جلد اسے یقین کامل تھا کہ اس کا حلیف آئندہ انہیں تو مرنے ہی سے مار دے گا وہ  
 انہیں تو سے جو اسے لکھتا تھا وہ بہت جلد اس کے دوسرے ساتھی مرنے کو انہیں تو تسلیم کرنے  
 پر تیار نہیں تھے۔ اس کا اب بھی یہی خیال تھا کہ مرنے جیسا کہ ایک اور غیر منجیدہ آدمی اپنی  
 زندگی سے ہٹ جاتا تھا۔ وہ اب بھی فون پر انہیں کوئی خبر دیتی تھی تو اسے بتاتے ہوئے وہ سزا  
 ہو جاتے تھے جیسے وہ ان کے سامنے ہی موجود ہو۔

جیسا کہ ابھی میں نے دیکھا تھا۔ آخر کار کھانے کے بعد شہوت کی کرنی کا پھانڈ کر کے وہ اپنے  
 گھر میں اس وقت نظر پڑتا تھا جتنی تھی۔

اس نے ایک عجیب سی صورت دیکھ کر اس طرف دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر ایک عجیب  
 صورت تھی جس میں ایک انگریز عورت سبز بن کے ایک بزرگ کھول کر کھاتا تھا جس بہت  
 سے قیمتی پتھر اور دی شہت کو مار رہے تھے۔ یہاں نہیں ہر قسم کی گھڑی آسائش میر  
 تھیں۔۔۔ سبز بن کی عمر پچاس سالوں کے درمیان رہی ہو گئی۔ وہ ایک نیم فٹ اور قوی  
 انکسورت تھی اس کو دور سے دیکھنے والے کو اس کی انفرادیت دکھانے کے لئے وہ حریف اور سخت کمر  
 عورت ہو گئی۔۔۔ لیکن اس کے بزرگ میں رہنے والوں کا خیال تھا کہ وہ اپنے پھر پہلے ہم  
 کے ابو دل کی بجائے ایک نیا سا خوش رنگ گلاب رہ گئی ہے۔۔۔ وہ اپنے گلاب واروں کے  
 لئے اسی طرح سے تیار تھی جتنی کہ کوئی نئے لڑکا ہوگا۔

اس نے ہی خوش اخلاقی سے جیسا کہ وہ ان کا استقبال کیا لیکن فون پر ہم بڑے کے ساتھ کہہ رہے تھے  
 معلوم ہی ہو گئی

"اور۔۔۔ سبز بن بڑے۔۔۔ مجھے علم ہے کہ وہ ابھی تک وہیں نہیں آئے کیا آپ انہیں  
 قریب سے جانتی ہیں؟"

"ہاں میری خیال ہے کہ میں انہیں قریب سے جانتی ہوں۔"

"وہ۔۔۔ تو پھر شاید آپ مجھے اس کے حلقہ بہت کم بتا سکیں۔"

جیسا کہ پہلے ہی میں نے سنا تھا کہ وہ کسی کی طرح جیسے اس کا جواب مرنے پہنچ

کے ساتھ کرے۔۔۔

"اور۔۔۔" جیسا کہ پہلے ہی میں نے دیکھا تھا۔  
 "یہ تو میں جانتی ہی ہوں۔" سبز بن نے کہا۔ "لیکن کیا آپ ان کے حلقہ میں داخل ہوسکتے  
 ہیں؟" جیسا کہ پہلے ہی میں نے دیکھا تھا۔

جیسا کہ پہلے ہی میں نے دیکھا تھا۔

"میں عام بڑے کے لئے بہت معلوم رہتی ہوں۔" سبز بن نے حلقہ کی سانس لے کر کہا۔  
 اچھا آدمی اور اس طرح سے پڑھ دیکھ۔۔۔"

جیسا کہ پہلے ہی میں نے دیکھا تھا۔  
 اور اسے بھی کوئی گھڑی نے نوچا ہے اور سبز بن نے کہا۔ "آپ ان کا انتظار کریں  
 گی۔"

"جی ہاں۔۔۔ خیال تو کیا ہے۔۔۔"

"مگر وہ اکثر دودھوں تک نہیں آتے پھر کوئی نہ کوئی انہیں پہنچاتا ہے۔۔۔ آپ  
 ہی جانتی ہوں گی کہ میں ہر قسم کے دور سے جانتے ہیں۔"

"جی ہاں۔"

"پھر انکی صورت میں۔۔۔"

"میں اس بچے تک انتظار کروں گی۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ کیا نہیں کیا؟"

"وہ گھڑی یا کسی چیز کی خواہش نہیں ہے۔"

سبز بن کا خوش حال تھا وہ ان کے درمیان ہر قسم کی۔۔۔ سبز بن کے سامنے  
 کھڑے تھے اور ہر جگہ گئی۔۔۔ جیسا کہ پہلے ہی میں نے دیکھا تھا۔

گھڑی کی خاطر یہ جیل ساکوت مسلہ ہو گیا۔۔۔ سبز بن شاہ افغان دیکھ رہی تھی  
 کہ کہ تواری قورزی اور ہندس کے ہوتے تھے کچھ۔۔۔

لیکھ سامنے نوچے ایک آدمی جیسا کہ وہ دیکھ رہی تھی۔

"کیا سبز بن کا بزرگ جیسا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"جی ہاں۔۔۔ سبز بن نے نرم لہجے میں کہا۔" فرما دیا۔"

"سبز بن کو بل نہیں رہے ہیں۔"

"جی ہاں۔"

خاموشی سے باقی رہی اعراس نے اوپر کھینچ کر ایک کمرے کا قہقہہ بولا۔

"آؤ... آؤ... اس نے اندر داخل ہو کر روشنی کر دی"

یہاں ایک مسمری ایک عمارت دو درجہاں تھیں... اور یہ جھپٹا کسی مسمری کا کمرہ تھا۔  
یہاں طرف بائیں اور قہقہہ کی طرف سے تھیں یہاں کے کیڑوں پر بھی ایک بائیں

"سب کیا ہے؟" جو لایا ہوا طرف دیکھتی ہوئی بولی

"نہ جانے اس کو لایا... ہر... دیکھتے تھے میں اس پر کام ہو گیا"

"کچھ بڑا کر؟" جو لایا ہوا ہر اس کا کمرہ ایک کمرے پر چڑھ گیا۔

"یہ گرم جوشی کر رہا"

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"مسمری... اب یہ دھڑا دھڑا کر رہا ہے۔ کچھ پڑھیں کہ پہلے میں کیا کرتا تھا کیونکہ

کمرہ لایا ہوا دھڑا دھڑا کر رہا ہے"

"وہ کہہ...؟" جو لایا ہوا کہتے کہتے رک گیا

"دیکھ... اچھے پڑا ہے کہ آپ کی ایک پر خیریت میں ہمارا قہقہہ سے زیادہ میں کچھ

یہاں جاتا ہے یہ کچھ پڑا ہے کہ ہم دونوں میں کچھ بے تکلفی بھی رہی ہو"

"میں یہ معلوم کرتے ہیں ہرگز نہیں جانتی تھی کہ تم کس پکڑ میں ہو"

اس کے عرصہ میں وہاں کچھ کچھ رہا ہے کہ کسی سے قہقہہ کی آواز آتی دونوں ہی

خاموش رہے۔ ایک ملازم اندر آیا اور جانے کی کوشش کی مگر ہر کہہ کر چلا گیا

عراس خاموشی سے اندر کر دیا جہاں میں جانے جانے لگا

"تم نہیں جانتے...؟" جو لایا ہوا فیصلے کے لیے میں چلا گیا

"کہا تھا... ہر سزا کیلئے اچھے پڑا کہ آپ نے کیا چاہا تھا"

"تم نہیں کیا کر رہے ہو؟" جو لایا ہوا ایک قہقہہ سے زور سے کہلائی

"میں یہاں جانے جا رہی ہوں... کچھ؟" اس نے بے لطف سے جواب دیا کہ؟

"نہ نہیں ڈرے کے کوئی کام کر رہے ہو؟" جو لایا ہوا کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

"اچھا تو؟" عراس نے کہہ دیا کہ وہاں کچھ کام تھا وہاں رہا ہوا۔ میرا

اگر یہ کہ یہ کوئی کام مسمری نہیں ہے"

"تم نہیں جانتے...؟" جو لایا ہوا کہتے کہتے گیا

"میں انہیں اپنے ساتھ لایا ہوں..."

"تو کچھ... ہر گرم انہیں یہاں بھیجے"

وہ آوی چلا گیا اور جلا سہل کر چلا گیا

تھوڑی دیر بعد عراس انہوں کی طرح کھینچا ہوا اندر آیا۔

"ہو...؟" اس نے جو لایا ہوا کہ کچھ کہنے جانے والے اندر میں اپنے ہوتے سناؤں اور

جلا سے گھومنے لگی... لیکن اس کے سر پہ دونوں کے حلق کوئی جیب ہوت

مسمری کر سکتی عراس بول چلا

"تو میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں میں دونوں ایک دوسرے... آپ کی صورت ابھی تک

مکمل نہیں ہو گیا... پہلے پہلے میں آپ کو دکھاؤں"

جو لایا ہوا انہوں ہی ہاتھوں میں کچھ بیانی ہوئی اٹھ گیا

"تو اس نے جانے کچھ دیکھا...؟" عراس نے سر پہ سے کہا اس کے لیے

میں یہاں چلا تھا

"ابھی... ابھی... سر پہ میں سنا رہی تھی کہ آپ کچھ دیکھتے تھے سر پہ ہر..."

"تو...؟" یہاں زیادہ تر پاس بنے ہیں ایک ہر دوسری ایک لائی کچھ ہر سے گئے

لگا چاہتا تھا... میں نے اندر کیا تھی آویں نے لی کہ کچھ لایا... ہر چہ شریف

ہر قہقہہ نے کچھ ہی کے مطالعہ سے حمایت دلائی... دونوں لڑکیاں بہت عراس تھیں"

"کیا نام..."

عراس خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا ہر لایا۔ "ایک کام شاید لایا تھا... ہر دوسری کا

پتلی رہا..."

"پتلی رہا؟" سر پہ میں نے حیرت سے دہرایا۔

"جہ نہیں لایا کہ ہر دوسرا... نام کچھ دیکھیں رہے گی..."

"آپ نے شاید ان کا نام بھی لکھ لیا تھا؟" سر پہ میں نے لایا طرف اشارہ کر کے بولی

"میں ان کا نام... دونوں ایک دوسرے..."

"جو لایا ہوا؟" جو لایا ہوا فیصلے کے لیے میں چلا گیا

سر پہ میں نے کہہ دیا... ہر اس نے کہنے سے کہا "آپ بہت اچھے گاہے حیرت ہے کہ

سر پہ ہر کام کچھ نہیں رہے..."

عراس اور جو لایا ہوا دوسرے علی آئے عراس نے ہر ہی حیرت کی طرف لے چلا تھا۔ یہاں









ہے رہے ہیں اچھا میری طرف سے کوئی ایسا ہوتا ہے۔ تم ڈاکٹر تک کے یہاں مجھے قدم نہ دے دے گا۔ تم سب دن کے خطبات بھی میری طرف سے غراب کر رکھتے ہو۔

"تم مجھے بھیج کر رہے ہو۔"

"جیسا کہ تم نے کہا تھا۔ مجھے کچھ کے لئے بھیج رہا ہوں کہ۔ تم تو ایک جیم پیج ہو۔" فیاض نے ہنسنے پر ہنسنے لگے۔ "اچھا سر، تم انہیں ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے سو فیصد ہی میں مرنا کوئی چیز ہو کر رہ گئی۔"

"لیکن اس نے زبان سے یہ نہ کہا کہ چپ چاپ انصاف اور انصاف ہی کے عالم میں باہر نکل گیا۔" مرزا نے بھی ہنسنے میں دیر نہیں لگائی۔ "وہ دیکھتا تھا کہ فیاض کیا کرتا ہے۔ لیکن خلاف توقع وہ سید صاحب پر نکلا چلا گیا۔" مرزا نے سمجھا تھا کہ وہ سب دن سے ضرور نکلے گا۔ مگر اس نے اس کے دفتر کی طرف توجہ نہ دیکھ دی۔

باہر نکل کر فیاض اپنی کار میں بیٹھا اور دو گھنٹہ بعد مرزا کے کمرے پر پہنچا۔ مرزا کو یہ کہہ کر ایک پینک بیلیون پر تھم بیٹھا۔ "کسی کے فہرڈنگ کے دور کا یہ نہیں ہے۔" مرزا نے ہنسنے پر ہنسنے لگے۔ "اچھا سر، تم انہیں ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے سو فیصد ہی میں مرنا کوئی چیز ہو کر رہ گئی۔"

"لیکن اس نے زبان سے یہ نہ کہا کہ چپ چاپ انصاف اور انصاف ہی کے عالم میں باہر نکل گیا۔"

"تم سر؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"مگر سر آخر سب کی کچھ فیاض پر گویا نظر رکھو۔"

"بہت بڑا باب۔"

"وہ جیم کے سلیپر کے فہرڈنگ کی باتیں ہیں کے مٹا دیں وہوں سے پہلے کاٹ کر نہ پائے۔"

"بہت بڑا باب۔"

"جیسا کہ تم نے کہا تھا۔ مجھے کچھ کے لئے بھیج رہا ہوں کہ۔ تم تو ایک جیم پیج ہو۔"

"آپ مطمئن رہیں باب۔"

"مرزا نے ریسرو رکھ دیا۔"

"جیک بڑا۔۔۔۔۔ اس کی نئی دریافت جیسا کہ پہلے اس کا ہی اسم ایک باقت شراب کا نام تھا۔"

"اس کا نام کیا تھا؟"

"مرزا نے اس کا نام ایک ایسے باقت کی سوجھ بوجھ سے بعد ضروری سمجھا تھا جس کی طبیعت کا علم اس کے قبیلہ انھوں کو نہ ہو اور اسے باقت ایک دوسرے سے واقف تھے۔ لیکن جیک بڑا کے حلقہ میں ایک ایسا علم تھا جس کی طبیعت تھے کہ ان کے علاوہ کسی کو ان کا علم باقت بھی ہے۔"

"اور ان کی کتنی؟"

"مرزا نے اس کا نام ایک ایسے باقت کی سوجھ بوجھ سے بعد ضروری سمجھا تھا جس کی طبیعت کا علم اس کے قبیلہ انھوں کو نہ ہو اور اسے باقت ایک دوسرے سے واقف تھے۔ لیکن جیک بڑا کے حلقہ میں ایک ایسا علم تھا جس کی طبیعت تھے کہ ان کے علاوہ کسی کو ان کا علم باقت بھی ہے۔"

"مرزا نے اس کا نام ایک ایسے باقت کی سوجھ بوجھ سے بعد ضروری سمجھا تھا جس کی طبیعت کا علم اس کے قبیلہ انھوں کو نہ ہو اور اسے باقت ایک دوسرے سے واقف تھے۔ لیکن جیک بڑا کے حلقہ میں ایک ایسا علم تھا جس کی طبیعت تھے کہ ان کے علاوہ کسی کو ان کا علم باقت بھی ہے۔"

"مرزا نے اس کا نام ایک ایسے باقت کی سوجھ بوجھ سے بعد ضروری سمجھا تھا جس کی طبیعت کا علم اس کے قبیلہ انھوں کو نہ ہو اور اسے باقت ایک دوسرے سے واقف تھے۔ لیکن جیک بڑا کے حلقہ میں ایک ایسا علم تھا جس کی طبیعت تھے کہ ان کے علاوہ کسی کو ان کا علم باقت بھی ہے۔"

"مرزا نے اس کا نام ایک ایسے باقت کی سوجھ بوجھ سے بعد ضروری سمجھا تھا جس کی طبیعت کا علم اس کے قبیلہ انھوں کو نہ ہو اور اسے باقت ایک دوسرے سے واقف تھے۔ لیکن جیک بڑا کے حلقہ میں ایک ایسا علم تھا جس کی طبیعت تھے کہ ان کے علاوہ کسی کو ان کا علم باقت بھی ہے۔"

"مرزا نے اس کا نام ایک ایسے باقت کی سوجھ بوجھ سے بعد ضروری سمجھا تھا جس کی طبیعت کا علم اس کے قبیلہ انھوں کو نہ ہو اور اسے باقت ایک دوسرے سے واقف تھے۔ لیکن جیک بڑا کے حلقہ میں ایک ایسا علم تھا جس کی طبیعت تھے کہ ان کے علاوہ کسی کو ان کا علم باقت بھی ہے۔"

پارہوت چو کروں گا کہ آپ دیکھ کر دنگ رہ جائیگا۔

"اور ہاری تصویر کیا بنائے چاہیے۔"

"آپ آپ لوگوں کی بھی کر سکتی ہیں۔" عرض نے کہا۔

"کیوں؟" پوچھنے پر چلا۔

"مجھے کسی سے زیادہ محبت تھی ہے۔" عرض بولا اور کچھ سزا سترنگ کے چروے پر اشارہ کر رکھا۔

لوگوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر سزا سترنگ پر۔

عرض کر کے سترنگ کے حلقہ سے اٹھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "میری بات کو طاقت ہوئی تھی اور اس وقت۔"

"میں اپنی تصویر بھی بنانا چاہتا تھا۔" عرض نے کہا۔ "وہ کیسی تھی؟"

"وہ آج کل ایک شرابی کی کام میں لکھے ہوئے تھی۔" سزا سترنگ نے کہا۔

"چھو۔" ابھی جب بھی نہیں فرست ہوئی تھی کہ تصویر ضرور بنائے گا مگر وہ ضرور آدمی تو نہیں ہیں لکھے ضرور آدمیوں سے ڈر لگتا ہے۔

"نہیں۔" پوچھنے پر عرض نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

"جب تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں بھی نہیں بنانا چاہتا تھا۔"

ی وقت کوئی بھی نہیں آئی اور سزا سترنگ چاہنے کی بات نہ کر سکا۔

"چھو۔" پوچھنے پر عرض نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

پہلے کہ جس شخص نے آپ کی تصویر بنانا چاہی تھی۔" پوچھنے پر عرض نے کہا۔

"نہیں۔" پوچھنے پر عرض نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

میں نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

تو اس نے کہا۔ "آپ کی تصویر بنانا چاہتا تھا۔"

دعا اور اسے کامیاب بنا اور ایک طرح کا دست آوی کرے جس میں داخل ہو اس کی سوجھیں  
تھی اور پھر چمکی ہوئی جس میں وہ خام و رعب قدر  
وہ سب کمرے ہوئے اور عریان کچھ خود و ساظر آئے لگا اگلے اس کی طرف دیکھا  
اور اس پر ہلکا۔

”مجھے یہ قیلا ہیں مسٹر جیمز اس نے کہا۔“

”اور... میرے آداب قبول کیجئے۔“ جناب۔“

عریان قد سے جھک کر بولا۔

آئے والے نے اس پر تھیدی نظر ڈالی اور اپنے مخالفین اعلان کی طرف دیکھ کر بولا۔  
”کہاں ہے؟“

پھر اس نے عریان سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا ”تشریف رکھئے جناب مجھے آپ کے حلق  
میں لوگوں سے معلوم ہوا تھا۔“ عریان ایک بار پھر حرا جلا ہوا دیکھ کر اس کا سر اٹھ کر  
کمرے سے باہر نکلی۔

”یہ بہت اچھی تصویر بناتے ہیں ایلپا۔“ بار بار بولی۔

”ہمید۔“

”ابھی میں ان کا قتل دیکھ رہے تھے آپ دیکھ کر قتل ہو جائیں گے۔“

”میں نے سر ڈاکٹر تک قاتل سے ہونے کو نہ سنا تھا۔“ عریان نے کہا۔  
پھر اس نے عریان کے آگے بڑھے۔

”کیجئے۔“ یہ قاتل ہے۔ بار بار قاتل دہائی دہائی کے ہاتھ سے لے کر ڈاکٹر تک کی  
طرف اشارہ کرتی رہی۔

ڈاکٹر تک نے کانپتے ہوئے باغوں سے قاتل سمجھا۔ ”اسم کی بات کے اعتبار سے“  
اصلاحی و انتظامی کام میں مسودہ نہیں ہوا تھا۔ پھر بھی وہ دوسرا نہ ملے گا تھا۔

”قاتل کے موقع انتظار رہا۔ پھر اس کی بی بی سے کسی جج کی طرف اشارہ کیا اور ڈاکٹر تک  
کے سامنے حیرت دہی تیار تھی۔ اس کی ”تھیں“ سے سے کھل گئی تھی۔

اس نے عریان کی طرف حیرت سے دیکھا اور اس وقت بھی بڑبڑا اٹھی سے کچھ گھر رہا تھا  
”مسٹر۔“ میں آپ کا نام بول رہی ہوں۔“ ڈاکٹر تک نے عریان کی طرف دیکھا۔

”ہاں۔“ عریان نے کہا۔ ”مجھے کوئی بھی نہیں شکایت کی ضرورت نہیں ہے۔“  
”اچھا۔“ کیجئے۔ یہ تصویر آپ کو کب سے ملی اور یہ کس کی ہے۔“

”ایک نیمہ خود قاتل کر عریان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
”یہ تو شاید وہ ہیں۔“ اعلیٰ کی بات پر۔ کیا آپ انکس جانتے ہیں انہوں  
میں سے کوئی ایک چارٹ ہوئی تھی۔ عریان ابھی تک وہاں تک آئیں۔ پھر لوٹ  
آئیں۔“

”میں نے یہ بات ہے جناب۔“ ڈاکٹر تک نے کہا۔

”اور...“ عریان نے پھر اشارہ کر دیا۔

”یہ لیو کچھ چمکی تھی۔“

”یہ کون سا ہوئی میں لیو تھی۔“ شاید بہت پہلے ہی گئی تھی۔ انہوں نے مجھ  
کو۔“ اس نے کہا۔ ”میں ان سے کچھ تک پہنچا ہوں۔“

”آپ۔“ کیا کیا۔“ ڈاکٹر تک بہت دیر پہلے عریان کے قاتل کے لئے

”تھیں ان کے گھر پہنچا ہوا اور انکس جب سے معلوم ہوا کہ ایک مسودہ ہوں تو  
”مجھے اپنی تصویر دیکھ کر اس کی بات میں ان کی چارٹ پر کر دیا۔“

”آپ اسے معلوم ہے۔“

”یہ کون سا ہے۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس  
”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

”آپ۔“ اس کے سامنے کچھ وہاں تھیں۔ ”انکس کی چارٹ پر سے کس

"اب۔۔"

"پھر بھی نہیں؟" رحمان صاحب نے فیاض کی بات کاٹ کر کہہ "اے اس، وہی نکالے  
 دے بھی تم ہی ہو۔"

"میں؟" فیاض نے حیرت سے دہرایا۔

"ہاں تم؟" رحمان صاحب نے غصے بھرے لہجے میں کہا "کی تم سے لپٹے ساتھ نہیں لے جاتے  
 تھے۔ دوتا ایک ماہ میں کے کرچھٹ کو جہانم سے کیسے نکالے؟"

فیاض حاشوش ہو گیا اور رحمان صاحب نے "اگر وہ نکال دیا گئے کیس میں انہو دبا ہے تو تم  
 اسے کالوں کے حوالے کر دو۔ اس سے نپوڑو میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

پھر وہ اٹھ گئے۔ فیاض بھی اٹھا۔ لیکن راستے پر وہ کافی خوش نظر آ رہا تھا۔

اب۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ رحمان کے ہاتھوں میں کتنی کڑی دھمکیاں آ رہی تھیں اس سے  
 بات کرے گا۔

پہلے تو اس کا رونا تھا کہ سیدھے گھر ہی جائے گا لیکن پھر سوچا کہ ابھی امریت ہی چلا  
 چاہے اسے شام کے گھر لے آئے یا رات کے۔ اور طرز و ہود غرض سے اٹھا۔ لیٹا چاہتا تھا۔

میں سے بڑی دہائی کیونکہ رحمان کا کمرہ شخص تھا۔ اس سر پران سے کئی طاقت تھی  
 ہوتی اس سے چاکر۔ اس سے عقلی ہوتی۔ اسے پھر اس شخص سے بے نیکی کو شش کرنی چاہئے

تھی۔ مگر پھر گھر سے اٹھ کر کھیل "تے تو وہاں پہنچے۔ سوچا کہ جسے ملازمت کو میں  
 دیکھ رہا ہوں۔ اسے تو بڑی فاصلے پر ایک پبلک ٹیلیو۔ کے قریب ایسا ہی پرچہ دیا

ایک بار پھر اس شخص کے سر وکیل گئے۔ نہیں اس کی انہی بھی کئی غائب تھی۔  
 اس کی جیت سے انہی ملازمتوں سے کوئی انتہا تھا۔ اس نے انہی کی حوالہ میں اس کے سر

تھیں۔  
 پھر یہ طرف سے دیا۔ کہ وہ گھر کی طرف رونا ہو یا اب وہ اس بات کو جانوں ہی

نہیں دیا چاہتا تھا کہ یہ وہ راستہ ہیجہ کے طاقت خانے میں چاہکتا!

(۶)

رحمان اور اس شخص کے اتنے سے ایک ہم جگہ کی تھی تو مزید کی کا سہارا  
 شہر میں لی اس حجاب تھی۔ کلی کے مشن جہاز کے چہ تھے ابوت مکان کی کڑکلی

(۵)

فیاض بھر حال پریشان مگر بیچارہ بڑے انداز سے غصے میں جا کھڑا اس کا سدا جسم  
 جسے سے جب رہا تو وہ دماغ کی اصل کیفیت پر جاگل پڑا سے غصے میں ہوئی اور غصے سے پانی کے  
 شور سے بھی اس کا دھڑکنا۔ اسے میں ہوا نہیں دیکھی۔ جس خانے سے نکل کر اس نے  
 فون پر اس شخص کے خاندان سے ایک قائم کرنا چاہا۔ لیکن وہ بھی ٹھیک نہیں تھی۔ کوئی صورت  
 دوسری طرف ہوتی تھی۔ اس نے کیا کیا فیاض کچھ نہیں کیا اس کا دل پورا تھا کہ صرف  
 کیا نہیں چاہا۔

اس سے جلدی جلدی پاس چوڑی کیا اور پھر جانے کے لئے چلا ہوا کی قیمت تھا کہ اس کی  
 ہر اس وقت کہ یہ موجود تھی کسی دوتا اس ہی طرح اس کا دماغ لڑائی کے حاش کو سر  
 پہن لیا کرتا۔

کچھ دیر بعد اس کی کچھ غرض کے والد رحمان صاحب کی کو بھی کی طرف چلائی تھی۔  
 کو بھی نکال کر اسے دھڑکنا۔ وہاں میں تقریباً آئے تھے۔ رحمان صاحب کا انتظار کرتا

چلا۔ وہی۔ آئی۔ چلا۔ کے دھڑکنا۔ جری۔ اور فیاض اس کا ایک کوئی ترین طاقت الہا اسے  
 سوئی خانے کے مشن کی طرح اس کا انتظار کرتا۔

پھر جب وہ دھڑکنا۔ وہاں میں آئے تو فیاض میں پہلے سے تیار ہوئی تو فریادیں ہو گئیں۔  
 اور وہ گڑا۔ رحمان صاحب کے بچے سے بھی ایسا معلوم ہو رہا تھا جسے اس وقت فیاض کی آمد

انہیں گری توری ہو۔  
 "بچہ۔ جب میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ "پ" کو حالات سے۔ کچھ کروں۔"

فیاض بھلا

"یہ جاننا۔" رحمان صاحب نے ایک کر ہی پر بیٹھے ہوئے کہا  
 "میں نے تحقیق۔"

"اس نے تحقیق کی کچھ نہیں سنا چاہتا۔" رحمان صاحب دھڑکنا۔  
 "انہیں کوئی دماغ بھی نہیں آسکتا ہے۔ وہ کھانا دیا۔ میں میں طاقت کر رہے ہیں۔"

"میں اس کے تحقیق دینی سے بڑی غریبی سے لے بھی بہ وقت چہ رہا ہوں۔"

یہ حقیقت ہے کہ عمرانی نے آٹھ سو مختلف لڑائیوں میں حصہ لیا۔  
 "جو چلو" ڈاکٹر ملک اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہوئی آواز میں فرماتے ہیں: "تم بہت  
 ہیوشیر آدمی معلوم ہو گے!"



ملنے ہے اس لئے اسی لئے روپوشی اختیار کر لی ہو اور کچھ دنوں بعد ظاہر ہو جائے۔"

"ہاں! اختلافات میں بھی خبر آتی تھی۔ لیکن۔"

"نہیں کیا۔"

"حقیقت کا علم میرے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔"

"حقیقت کیا ہے پلٹا۔"

"وہ نہیں نہیں بتائی؟ کئی کئی مہینے پہلی بتائی جا سکتی۔"

"پھر۔۔۔ میں کیسے کچھ سوچ سکوں گا۔ یہ کئی دو سو دن ابھی مکر مس حرارت پیش آئیں۔"

فرمان لے ملا سنا انداز میں کہا اور ڈاکٹر کا کہنا۔ کچھ سوچتے لگا۔

"یہ پلٹا مجھے بتاؤ ممکن ہے میں اسے کافی کرنے میں مدد سے سکوں اور نہ تم اس

ابھی ملک میں تھا کیا کر سکتے۔"

"تم ہی کیا کر سکتے غم دہانے لڑے۔"

"کچھ بھی نہیں!۔۔۔ ان سڑک پر جلا۔۔۔ میں تو اس لئے پیدا ہوا تھا کہ تمہارے ساتھ رہا اور

باؤں۔۔۔ تم کیا سمجھتے ہو بیٹا۔۔۔ اب وہ لوگ ہماری دعوت کا انتظام کرنے لگے ہیں۔"

ڈاکٹر ملک پر کچھ سوچے گا اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار تھے!

"آگ۔۔۔ اس نے قہوڑی پر بند کیا۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ آگ مجھے زندہ نہ چھوڑیں اور تم کسی

طرح تک سکھ اس لئے میں تمہیں ضرور ہٹاؤں گا۔ تم اب کرم میرے ملک کے شیر کو ان

حالات سے آگاہ کرنا۔"

"بالکل قطعی!۔۔۔ تم مطمئن رہو پلٹا میں تمہارے لئے جان بھی دے سکتا ہوں۔"

"میں یہاں آنے سے قبل بادشاہ کے حلقہ دہنے کا کٹار تھا اور شاہی محل کے بیشتر ملازم

کاظم رکھتا تھا۔ میرے ایک اہل قوت سپر سٹیشن روپوشی کی نگار یا ہے بہت سیر لگنے چاہیہ

نہیں تھی! خود لکھا یہ بھی اس پر جان دیتی تھی! میں نے روپوشی کو بہت سمجھا کہ وہ اس جذبہ سے

باز آجائے۔ لیکن اس نے ہی نہیں کہ میں کہ وہ سب کچھ تقدیر اس کا خیر دہی نگار سے

کوئی قطع نہیں! میں خاموش ہو کھینچ رہی تھیں بہت کچھ دیکھتی رہیں اور شہزادی بھی

اس کے بچے چاہے۔۔۔ درجی تھی! آخر شاہی خاندان کے کچھ افراد کو اس کا علم ہو گیا اور راکوین ملک

بدر کر دیا گیا! شہزادی بہت روٹی کھینچ کر شاہی خاندان کے دربار کا سونے تھا۔۔۔ اور میں تمہیں

بتاؤں۔۔۔ جس دن شہزادی یہاں سرکاری دورے کے لئے پہنچے تھے۔ راکوین مجھے دکھائی دیا تھا۔"

"یہاں؟۔۔۔ فرمان نے حیرت سے دہرایا!

"ہاں۔۔۔ یہاں لیکن میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنی بڑی بات ہو جائے گی میں اس کا

تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ شہزادی شہی خاندان کا دربار اس طرح خاک میں ملے گی!۔"

"مگر پلٹا۔۔۔ تم نے اپنے سفر کو اس بات سے کیوں نہیں مطلع کیا؟"

"دہائی کے خیال سے! میں نہیں چاہتا کہ درواشاہی خاندان ساری دہائی کا نام ہو جائے!

اسی لئے! شہزادی نے اتنا طبع کچھ قریب دینے کی کوشش کی تھی لیکن ہے ہم اسے پانے میں

کامیابی ہو جائیں اور میں قسم کھا چکا ہوں کہ راکوین جہاں گئیں بھی نظر انظار اسے بے درستی

مقلی کر دوں گا!"

"تم نے کچھ حالات سے کسی کو بھی آگاہ نہیں کیا؟"

"نہیں۔۔۔ تمہارے یہاں کا حکمران سرافرازی بڑی جدوجہد کر رہا ہے! لیکن اسے بھی صحیح

حالات کا علم نہیں ہے اور لڑکے میں تم پر احکام کا ہونا! تم میرے ملک کے شیر کے علاوہ اور

کسی سے بھی اس کا تذکرہ نہ کرنا۔ وہ جہاں کچھ مناسب سمجھے گا کرے گا۔"

"بہت ممکن ہے کہ وہ یہاں سے چلے ہی گئے ہوں۔۔۔" فرمان نے کہا

"نہیں۔۔۔ یہ ممکن ہے! وہ ایسے وقت میں اس شہر سے بھی نکلے گی ہمت نہیں کریں گے جب

کہ ان کے لئے اتنا خطرہ نہ ہو گیا ہے! اس بارے میں کچھ خیر نہیں حرکت میں آئی ہے اور پھر

راکوین کو اس طرح بھانپنے کی ضرورت ہی کیا ہے! وہ ایک اب کا ماہر ہے! شہزادی کی صورت

بدل دے گا اور اپنی بھی! جب ابھی نہ ہو جائے گا تو دونوں چپ چاپ کسی طرف نکل

جائیں گے!"

"شہزادی کی صورت تو ہے میرے پاس!۔۔۔ فرمان کچھ سوچتا ہوا ہوا۔۔۔ لیکن راکوین کی تصویر

بھی کہیں سے مل سکے گی!"

"ہاں میرے پاس ایک ٹروپ فوف ہے جس میں وہ بھی موجود ہے!"

"اچھا تو پلٹا!۔۔۔ تم نے اسے تیار ہو چاہا؟"

"کیا مطلب؟۔۔۔ ڈاکٹر ملک چنک کر اسے گھورنے لگا!

"اور۔۔۔ مطلب یہ کہ یہاں سے نکلنے کے لئے تیار ہو چاہا؟"

"کیسے۔۔۔ ابھی کروا!۔۔۔ لیکن ہے پھر فراہم آؤدی موجود ہوں!"

"تم دولت کروا۔۔۔ پلٹا میں اپنے وقت کا راکوین نہیں ہوں! اس دورے سے ہی تو کھٹار کر

دیکھ دوں گا!"

"لڑکے!۔۔۔ اب خاموش رہو! مجھے کچھ سوچنے دو! میں چہ بوس کی طرف مڑنا پسند نہیں



گزر بہ ضرور چائی ہوگی۔۔۔

یہ عمران کی ایک کامیاب دست تھی اور وہ کافی سرد نظر آ رہا تھا اس نے فون پر بلیک  
زیرو کے نمبر ڈائل کیا۔۔۔ دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا۔۔۔

"تم بہت اچھے رہے بلیک زیرو" تم نے جس فون نمبر سے اس دروازہ کو سیٹ کیا تھا  
اس کی دلوں میں وہی جا سکتی تھی حالات زیادہ بھی لگائی پڑی تھی

"میں زور تھا جب کہ کوئی کیا نہ زور کیا ہوا" بلیک زیرو نے کہا

"تم بہت اچھے رہے مگر تمہارے ساتھ تین آدمی لڑ گئے تھے"

"مسٹر سعید، چہاں اور خیر" بلیک زیرو نے جواب دیا۔۔۔ "وہ بے چارے مجھے دیکھیں  
نہ سمجھتے رہے" بلکہ میں نے انہیں ٹوکی ٹیڈی سے انہیں فون کر کے اس کام کے لئے طلب  
کیا تھا"

"بہت اچھے آپ۔۔۔ فیاض کا کیا رہا؟"

"فیاض" دوسری طرف سے آواز آئی "جب ڈاکٹر لک کی کیا ڈیوٹی میں داخل ہو رہا  
تھا اس کے جسم پر کئی گندے لٹ گئے اور ہر شاہ وہ غصے کے لئے دابھی  
چلا گیا اس کے بعد میں نے ڈاکٹر لک کی کوئی نظر ہزار اور جھیم کے سفارت خانے کی  
سیٹھن لائیں خراب کر دیں"

"اگھر۔۔۔ انہیں جیسے بہت پسند کرنے لگے ہوں بلیک زیرو"

"میرا ہے آپ کی جناب! مگر کیا آپ مجھے اس رات میں شریک کر سکیں گے"

"ضرور۔۔۔ ضرور۔۔۔ انہیں جیسے اس گیم کا اپنا چرچا چکا ہوں۔"

"سنو۔۔۔ یہ سب کچھ میں نے اس لئے کیا تھا کہ ٹارسیا کے حلقوں میں حقائق سے واقف ہو  
سکوں جن کا طم ہو رہی حکومت کو نہیں چاہتا۔۔۔ جھیم کے سفارت خانے سے مجھے یہ بات  
معلوم ہوئی تھی کہ کرن ڈاکٹر لک اس کی گمشدگی کے سبب سے کوئی خاص بات جانتا ہے"

لہذا مجھے اس کی زبان بھولنے کے لئے اتنا کڑوا کر دیا تھا

"کیا وہ بات آپ نے معلوم کر لی؟"

"قصی" عمران نے کہا اور ڈاکٹر لک سے جو کچھ بھی معلوم کر سکا تھا دہرا دیا

"آپ ہی کام تھا جناب۔۔۔ اس کی سے یہ ہو سکتا" بلیک زیرو دہرا دیا۔

"سب ڈاکٹر لک! میرے چنے سے نہیں نکل سکتا"

"مگر اب وہ اس حالت کے پیچھے ضرور پڑ جائے گا۔"

"سوچا۔۔۔ میں اپنا کام شروع کرنے چاہا ہوں۔۔۔" عمران دہرا دیا "تو کچھ ایک کر  
پہنوں کی طرح رور کرے گا" پھر دیکھتے دیکھتے وہ دروازے کی طرف چلا

اور اس وقت ڈاکٹر لک کی حرکت قابل دید تھی جب عمران کی ایک ہی نگر سے دروازہ  
پر کھٹ سمیت چھل کر رول داری میں پڑا۔۔۔ عمران نے بھی رول داری میں چھانک لگائی

"ہیلا" اس نے رول داری سے ڈاکٹر لک کو آواز دی "سوچتے ہو تو آؤ"

کرن ڈاکٹر لک کو کھڑا ہوا پھر لگا۔۔۔

"چلو" چپ چاپ نکل چلا۔۔۔ ڈاکٹر لک نے سرگوشی کی

"فیض" میں تو یہاں کھڑا ہوں کہ ایک گیت گاؤں گا۔۔۔ پلٹا۔۔۔ میں بیسویں صدی کا  
ہر کوئس ہوں۔۔۔

"چلو" ڈاکٹر لک اس کا ہڈ پکڑ کر صدر دروازے واپس رول داری کی طرف کھینچنے لگا۔

عمران نے اس کے خلاف جدوجہد نہیں کی

صدر دروازہ بھی باہر سے بند تھا لیکن وہ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آئے

"شاید۔۔۔ وہ دروازے حلقوں کسی کو اطلاع دینے گئے ہیں" ڈاکٹر لک بلا لگا۔

"ہو سکتا ہے۔۔۔ کیا ہم ان کا انتظار کریں گے" عمران نے پوچھا

"تم طاقتور ضرور ہو مگر عقل سے خالی" ڈاکٹر لک نے کہا "چلو یہاں خیمہ"

صوت ہی کو دھمکتا رہا ہو گا

"اچھا تو چلو۔۔۔ میں تو ہی کروں گا جو تم کہو گے۔۔۔"

وہ دونوں چھانک سے گزر کر سڑک پر آئے اور تھوڑی سی دیر بعد ان کی کار چلی

پڑی

ڈاکٹر لک عمران کو اپنی کوئی ہی کی طرف لے جا رہا تھا

(۷)

تقریباً دو بجے شب کو عمران اپنے قید میں تھا اس نے ٹھکان اسٹریٹ کے بھر پکڑ واپس  
قیام گاہ کا رخ نہیں کیا تھا۔۔۔ سے فیض کی طرف سے خدشہ تھا کہ اس سے وہاں کچھ نہ کچھ

"نکس وادھ! حق بھی نہیں ہے! وہ اس قلم میں ہے کہ اس بات کے پھیلنے سے چیلری  
کچیلن راگوین کو سلاش کر کے قتل کر دے۔ اپنا دیکھو بگ۔ زہد! تمہاری اصل طبیعت میرے  
دور سے سنا سکتا ہے نہ ظاہر ہونے پڑے!"

"نکس! جناب! حق! لامکان! ایسا نہ ہونے دوں گا! مطمئن رہیں!"

"تو یہ تو میں تمہاری طرف سے مطمئن ہوں!"

"ہاں تو کیا اب آپ خطر ہائز وادھ! دیکھا گیا ہے!"

"خطر ہائز وادھ! جاکر کیا کروں گا! مستعد ہو گیا! میں تو اب ڈکٹر لک کی کوٹھی میں  
میں قیام کروں گا!"

"اٹکی!..." بلیک زیو کے کچے میں حیرت تھی!

"ہاں! یہ اس کی جڑیں کس سے ادا کیا ہے کہ خود اسے بھی مصوری سے بے حد دلچسپی ہے!  
اس نے وہ اپنی لڑکیوں کو بھی مصوری سکھواتا ہے! اب میرا قلم تم سے بے مضمون کر کے تباہ کر  
لیا! میں نے میرا درد مسز ہڈن پر تو نہیں ظاہر کیا!"

"ابھی آدھے گھنٹے کے اندر مضمون کر کے تباہ ہوا!..."

"ظہیر! اگر فیاض اس تک نہ پہنچے گا تو مجھے ایک بلیک ٹیفلین بوجھ سے مطلع کرنا جو  
خطر ہائز کے قریب ہے!"

"بہت بہتر جناب!..."

"مرغان سے سلسلہ متعلق کرنا!..."

"بہتر نہیں! سلسلہ بعد ہی اس نے بلیک زیو کی کال ریسیور کی۔" اور کہہ رہا تھا

"نکس! جناب! اسز ہڈن تک فیاض اپنی بات نہیں سمجھا سکا!"

"بہت اچھا! تم دونوں ظہیر! ایک چدرہ مشق بعد خطر ہائز پہنچ کر میرا سامان وہاں سے  
اٹھوا لیجئے! اور اسے داخل منزل میں پہنچا دیا جائے۔"

"بہت بہتر جناب!"

"مسز ہڈن سے کہا کہ مسز عام ہار کے چائے سالن منگوا ہے!" مرغان نے کہا اور سلسلہ  
متعلق کر دیا! پھر اس نے مسز ہڈن کے کمر ڈائل کئے! دوسری طرف سے فوراً ہی جواب

علاوہ شاید ابھی کچھ آفس میں موجود تھی!

"جین کی ہینز!" "مرغان!..." "میں نے اتنی رات مجھے آپ کو تکلیف دی ہے! بات یہ

ہے کہ میرے ایک چال گئے ہیں میں تو انہیں نہیں سمجھتا! جین! وہ کہتے ہیں چھ ماہ۔ سے تمہاری

حاش میں ہونا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم لوگ سمجھتے تھے شاید تم مجھے کیونکہ جس زمین نے تم  
سزا کر رہے تھے وہ کسی دوسری زمین سے لڑ کر چڑھ چکی تھی! مگر میں یہ سب کچھ  
کیسے یاد رکھوں! آپ ہی بتائیے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے پانچ سال سے ویلے زمین  
کی شکل تک نہیں دیکھی! وہ کہتے ہیں زمین لڑکی تھی!"

"میں آپ کو مبارک یاد دیتی ہوں مسز عام ہار!"

"کس بات کی مبارک یاد کی!..."

"جیسا کہ بلاخر آپ اپنے آدھے سامنے پہنچ گئے! مجھے یہ حد خوشی ہے مسز عام ہار! مگر  
کیا آپ بھی کبھی ملنے رہیں گے!"

"فرار کیا! میں آپ کو بھی نہ بھلا سکتا! وہ دیکھتے ہیں میرے چال اپنے بکری کی کو  
آپ کے پاس روٹ کر پہنچے ہیں! میرے آدھے آپ کی جو رقم ملتی ہے اس سے وصول کر کے  
میرا سامان دے دیجئے گا!"

"وہ! رقم پھر آجائے گی مسز عام ہار! اگر میں آپ کی کئی بہت شدت سے محسوس  
کروں گی۔ آپ سے کچھ ایسی ہی نصیحت ہو گئی تھی!"

"میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں! میں بھی خود کو بہت زیادہ مضمون محسوس کر رہا ہوں!"  
مرغان بھڑکی ہوئی آواز میں بولا۔ "آپ کی محبت مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔"

"بہتر حال اگر میری اذیت سے بھی کوئی تکلیف پہنچی ہو تو خدا رحمت کر دیتے گا! ویسے میں  
آپ کو ہائل اپنے بچے کی طرح سمجھتی رہی ہوں۔"۔۔۔ مسز ہڈن کی آواز آئی!

"بس! میں مس! مرغان کی آواز میں چھپنے لگی۔ اور ایسا مضمون ہوا جیسے وہ ہڈن کی لڑک  
روٹنے لگے۔ اس نے پھر کہا "آپ! ایک بائیں نہ کیجئے اور نہ میں پھر وادھ! جہاں گا! آپ

کے علاوہ اور کون میری ہی ہو سکتی ہے۔! ویسے میرے چچے کہتے ہیں کہ میری ہی اور میرے  
بھائی شاداب مگر میں ہیں!۔۔۔ کھلاتے ہیں کیسے یقین کر لوں!..."

"نکس! بچے! تم جہاں کے ساتھ وادھ! چائے میں تمہارے لئے ہمیشہ دعا کرتی رہوں گی!  
خدا تمہاری یادداشت وادھ! کر دے۔"

پھر مسز ہڈن ہی نے سلسلہ متعلق کر دیا اور مرغان ریسیور رکھ کر کچ کچ آنسو خشک کرنے  
لگا! پھر بچوں کی طرح کھٹکھٹا کر فیس چڑھا۔۔۔ ساتھ ہی ہاتھوں کی طرح بڑبڑائی! میرا

چپ۔ میں کیا کروں!۔۔۔ مسز ہڈن مجھے خدا حافظ کرے!"

چند لمبے و خاسوشی کھڑا ہوا۔ پھر اس نے فیاض کے کمر ڈائل کئے!

"ہلو۔۔۔" دوسری طرف سے کچھ دیر بعد آواز آئی

"میری یادداشت دہلیش آگئی ہے سوچ فیاض" "عمران نے بہت زیادہ سرور لے لے میں کہا  
"میں تمہاری ہڈیاں تک نہیں ڈالوں گا!"

"پھر لوگ انہیں سرور اہلی نظر کھیں گے اور جنہیں سرے والا۔۔۔"

"یادداشت دہلیش آنے کے بعد ظاہر ہے کہ میں اپنے فلیٹ میں دہلیش آگیا ہوں گا۔"

"موردی فلیٹ تمہارے لئے ختم ہیں جانے۔ تمہارے باپ نے کہہ دیا ہے کہ اگر ضرورت

پڑے تو اسے بھی کوئی اور سرکاری سہلات میں کسی کی بھی مخالفت نہیں برداشت کی

جاسکتی!"

"میرے خدا۔ اچھا یہ بتاؤ۔ اگر تم نے مجھے کوئی بڑی قرضائی ختم ہو جائیں گے

مجھے یاد نہیں کہ باپ کے سرے سے کیا ختم ہوتے ہیں یا نہیں کے سرے سے وہ

"دیکھوں گا دیکھوں گا کہ تم کس رفتار سے زبان چلا سکتے ہو!"

"زبان سے زیادہ ہاتھوں کی رفتار ہے سوچ فیاض۔۔۔ جب دل چاہے آواز۔۔۔" عمران

کہا "آج گیارہ بجے تک میں کوئی کام باز تھا" ٹیکس گیارہ بجے منٹ پر میری یادداشت دہلیش

آئی اور اب مجھے اچھی طرح یاد آگیا ہے کہ میرا تمام دراصل میٹرنگ ہے اور میں ڈاکٹر بلنگ

کا بیٹا ہوں اگر تو ڈاکٹر نکلا۔۔۔ تم کبھو نہ آنا"

"خوب سمجھتا ہوں" فیاض کی آواز سے صاف صاف ظاہر ہوا تھا کہ وہ دانت چوس کر

ہوا "اور تم سر پر تھوڑا رکھ کر رہ گئے۔"

"مگر یہ سوچ فیاض میں سمجھ کر ہاتھ رکھ کر رہا ہوں۔ تاکہ منہ سے کوئی برا اثر نہ

ڈالے اپنی سنو میں گل سے ڈاکٹرنگ کی کوئی عی پر طوں کا اس کا بیٹا ظاہر۔"

فیاض نے ہنسنے کے بغیر دوسری طرف سے سلسلہ متعلق کر دیا۔

عمران کے ہاتھوں پر ایک شاید سی سکرٹس تھی۔

(۸)

دوسری صبح کچھ فیاض کے لئے شاید خوش تھی کیونکہ جیسے ہی اس نے آہٹ میں قدم

رکھا اسے ڈاکٹرنگ جزل صاحب کے دفتر میں اپنی جگہ کی اطلاع ملی۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں

تھی جس کی بنا پر اس صبح کو فیاض کے لئے کس قدر ناگوار جاسکتا بات تو دوسری ہی تھی جو اس پر

ہم کی طرح گر گیا۔

ڈاکٹرنگ جزل رحمان صاحب نے کہا "وزارت خارجہ کی طرف سے ہدایت ملی ہے کہ ٹھیکہ

کے سلسلے میں میرا ٹھکانہ قطعی غلطی اختیار کر لے۔۔۔"

فیاض کی آنکھیں حیرت سے کھلی گئیں اور سب سے پہلے اسے اپنی ہلکت کا خیال آیا۔

کچھل رات اس نے عمران کو جو دمکیاں دی تھیں اب انہیں ٹھکی جائے رہا تھا

"بہرحال۔۔۔ رحمان صاحب باہر بولے "اب اس کیمس کو پاگل فٹم کرو۔" یہ معترضی کچھ

میں انہیں آسکا۔

"میں سمجھتا ہوں۔" فیاض بھراؤنی ہوئی آواز میں بولا۔

"کیا سمجھتے ہو" رحمان صاحب اسے گھورنے لگا۔

"عمران"

"کیونکہ اس ہے" رحمان صاحب نے براہ راست تجلی "عمران کی کیا حقیقت ہے۔ یہ وزیر خارجہ

کا حکم ہے اس سلطان کا نہیں جو اس گھر سے ڈاکٹرنگ لیتے رہے ہیں"

"آپ یقین کریں یا نہ کریں جناب! عمران کے حلقہ اور کسی کی یہ حرکت نہیں ہو سکتی۔

وہ کل تک ٹوٹی نام باز تھا اور آج اس کا نام میٹرنگ ہے اور وہ خود کو کرل ڈاکٹرنگ کا بیٹا ظاہر

کرتا ہے" کچھ نہیں بلکہ آج صبح وہ مستقل طور پر "ای" کی کوئی میں شیفٹ کر گیا ہے"

رحمان صاحب اس انکار میں اسے گھورنے لگے جیسے اس کی اس بھلا پر یقین نہ آیا ہو

پھر انہوں نے کہل۔

"تم میرے آفس میں بیٹھ کر غیر ذمہ دارانہ گفتگو کر رہے ہو"

"اگر آپ اچھا تو میری قوم اسے سمجھیں گے فون کروں۔۔۔"

"کرو۔۔۔" رحمان صاحب نے غیر اہلوی طور پر کہل۔

فیاض نے اٹھ کر ڈاکٹرنگ کے نمبر دیکھ لیں گے دوسری طرف سے ہونے والی ٹوٹی تھی۔

"کی سٹر ٹوٹی عام پڑی ہیں موجود ہیں"

"جی ہاں۔"

"وہ لا کھیں فون پر چلا دیجئے"

"ہو لا آئی کچھ لا" پھر دوسری طرف سے عمران کی آواز آئی۔

"ہیلو"

"فیاض۔ ڈاکٹرنگ جزل صاحب تم سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں!"

"موسے کیوں؟" عمران حمید نظر آنے لگا

"تم ایک بہت بڑے راز سے واقف ہو گئے ہو، غلطی میری ہی تھی۔ آخر میں اتنا راز  
کیوں ہو گیا تھا مجھے وہ راز تم پر ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا"

"وہ اب بھی راز ہی ہے... بیٹا، میں کسی سے کہنے جا رہا ہوں" عمران نے سہولت  
مندانہ انداز میں کہا۔

مگر ڈسٹرکٹ اس جواب پر دھماکا دینے بغیر بولا "تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی اگر  
کاسٹرم محسوس کرو گے۔ لیکن تم اس وقت تک یہاں سے نہیں نکل سکو گے جب تک لکھیا  
کاسٹرم آج نہ آئے"

"چلتے ہیں کسی" عمران سر ہلا کر بولا "اس میں میرا کیا نقصان ہے۔ میرا ویسے بھی دل  
نہیں چاہتا کہ "میں ایکوں" مگر بعض مجبور چاروں کی بنا پر مگر چھوڑنا ہی چاہتا ہے میں ایک کرشل  
آرٹسٹ ہوں یہ"

"تم دھوکہ دو نہیں دو گے۔" ڈسٹرکٹ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"نہیں۔ بھلا اپنے بیٹا کو دھوکہ دوں گا۔"

"تمہاری گھمٹا لے کے یہ وقت یہاں دو مسخ توئی موجود رہیں گے، تم باہر نہیں جاسکو  
گے اور اگر تم نے اس کی کوشش کی تو جیتنے کے ذمہ دار خود ہو گے۔"

"پہلے پکاراں دو توں آدمیوں کو تکلیف دے رہے ہیں"

ڈسٹرکٹ کوئی جواب دینے بغیر کمرے سے چلا گیا۔

عمران مسکراتا ہوا اس کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ڈسٹرکٹ اس  
حرف پریش "نے گھٹا" مگر یہ بھی عمران تھا۔ وہ کسی طرح بھی خود کو کہے کہ میں محسوس  
کر سکتا تھا ایسا ہی اس کی شہیت میں حرام تھی اور فکر مند ہونا گناہ۔ اس نے جیب سے فوٹو  
نکال اور اسے منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چبانے لگا۔ "وہ تھوڑی دیر تک کچھ سوچا رہا پھر میرے  
رکھی ہوئی گھنٹی بجائی۔ ایک نوکر کمرے میں داخل ہوا۔

"موزن لے لیا کچھ دوا" میں آتا ہی سے سختی شروع کر دی گئی۔" عمران نے اس

سے کہا۔

غلام چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ایسا کمرے میں داخل ہوئی

"کیا بات ہے مسٹر غلام بڑا اس نے پوچھا۔

"سختی" مسٹر غلام نے کہا۔ "آج میں آپ کو تباہی کا کھٹکے کہتے ہیں۔"

"فضول ہے یا خیر! تم کیوں اپنا وقت برباد کر رہے ہو! بلکہ مجھے دانش ہے کہ کہیں تم  
اس طرح اپنی زندگی ہی برباد نہ کر چلو!"

فیاض نے ریسپورڈ رحمان صاحب کی طرف بڑھا دیا، عمران دستور بکواس کے چہرہ تھا کہیں  
تمہاری یہی کوئی ناک پر ہاتھ رکھ کر نہ دوتا پڑے دینے میں اسے مشورہ دوں گا کہ اگر وہ تمہارے  
سر پر ہاتھ رکھ کر دوسرے تجربے پر ہاتھ نہیں لگے احساس ہو اپنی جیسی کا"

"کیا ایک دہا ہے" رحمان صاحب فرمائے

"اور... ہاں... لاپٹی..."

"وہاں تیرا کیا کام"

"میں نے ایک چچی کا شکر کیا ہے ڈیڑی اور وہ مجھے کاشدہ دے اب رازہ ہے کہ اگلے سال  
وہ دین کو کا شکر کرنے پہنچ جائوں۔ دیکھو والدین مجھے بالکل پسند نہیں ہیں۔"

"یہ ڈیڑی سوا سوا کچھ رحمان صاحب نے کہا اور ریسپورڈ ایک جھٹکے سے ساتھ کر لیٹل میں ڈال  
دیا۔ ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا وہ فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلا کر بولے۔  
"جائے۔"

فیاض بھی جو کھل گیا تھا وہ چپ چاپ اٹھا اور باہر نکل آیا۔

## (۹)

ڈسٹرکٹ کمرے میں ٹھہر رہا تھا اور عمران اطمینان انداز میں ایک کرسی پر بیٹھا تھا اس کو  
گھورے چہرہ تھا وہ صحت کر لی ڈسٹرکٹ کو کہہ کر بولا۔

"تم جانتے ہو میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں"

"تمہیں پتہ نہیں تھا کہ میں یہاں ہوں۔"

"تاکہ تم سے مل سکوں۔"

"میں اپنے ہی کسی سے ملتا ہوں" مجھے خاتوا عی میں ملنا کہ کسی سے مل  
سکوں۔ ایسا کچھ بہت اچھا ہے۔ وہ بہت جلد آیا ابھی آدھ سو گھنٹہ پہلے سے اسکا ان رات

میں سے ساتھ محبت کر رہا ہے۔! آپ مطمئن رہیں"

"تمہیں رازہ سے مسودہ کی تعمیر دے دیتے ہو لیکن اس سے بڑا قدر نہیں نکال

سکتے"

"اچھا! یہ دیکھیے!" امی نے کہا اور ایک ایک کے چہرے پر انگلی رکھ کر نام بتائے گی! پھر

اپنی خوب گاہ سے چلے جانے کو کہہ سب چلے گئے لیکن عمران اپنی جگہ سے اب بھی نہیں اٹھا۔

"ہاں۔۔۔ ایشی آرام کرنا چاہتا ہوں" ڈاکٹر نے اس سے کہا۔

"آپ کے سر میں گولی گئی ہے" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"تم کیا چاہو؟" ڈاکٹر نے بستر سے اٹھتا ہوا بولا۔

"یہ میں آپ کے سر سے پڑھ رہا ہوں" گولی نے شاید دھن کا گوشت چھڑا دیا۔

"ہے۔۔۔۔۔ ڈی ٹھوٹ ہے؟"

"تو تم ہار گئے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے براہ راست ہار کر بولا۔

"نہیں چپا۔ آپ کی سے پوچھتا ہوں میں اس کی کہل سے تک بھی نہیں کیا"

"پھر تم یہ سب کچھ کیسے کہہ رہے ہو؟"

"میں نہیں کہتا" آپ کا چہرہ کہہ رہا ہے" میں اس صدمہ کا ہر کوئی نہیں دیکھتا۔

طاقت کا دھچکا دے گا تو اس کے کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ میں اب بھی جانتا ہوں کہ آپ

لی نہ تھی فخر سے میں ہے۔ چکر آپ راگوں کی کہل سے واقف ہیں۔ اس نے وہ آپ کو

دھونے پھوڑے گا۔"

"تمہارا خیال غلط نہیں ہے؟" ڈاکٹر نے کہہ دیا۔ "مگر میں تمہیں دھونے نہیں دیکھتا۔"

"میں اللہ دانت"

"خود دل چاہے کچھ لیکن اب مجھے آزاد کر دیجئے اور نہ چپا" آپ کو بے چارہ دیکھتا ہوں۔"

"کیا مطلب۔"

"میں، کوئی جیسے لوگوں کا علاج ابھی طبع کر سکتا ہوں" مجھے آزاد کر دیجئے۔ مگر

کہیں شمس جو کچھ می کہے گا سے آپ سے کے لئے چار نہیں ہوں گے۔ آپ سے میں اب

پہلے یہاں سے جا سکتا۔" عمران نے کہا۔ "اور کیا وہ آدمی بھی مجھے نہیں راک سکتے" مگر میں

لاورلی کا دل نہیں دکھاتا ہوتا۔"

ڈاکٹر نے خاموشی سے اسے دیکھا۔ "میں عمران پھر بولا۔ "اس رات میں لوگوں نے میری

توجہ کی تھی اور میں اپنی توجہ کا بدلہ ضرور لیتا ہوں" میں صرف اتنے کہنے پر کہہ کر کے

بعد راگوں کے سر پر سوار ہوں گا۔ میرا خیال ہے کہ میں اس سے واقف ہوں"

"تم اس سے واقف ہو؟" ڈاکٹر نے کہہ دیا۔ "میں صرف اتنے کہنے پر کہہ کر کے"

"میرا خیال ہے کہ میں اب اس سے واقف ہوں" میں نے کہا۔ "اب میں نے چاہے پھر بھی

نہیں جیسا کہ میں آپ دیکھتا ہوں"

"میں سب ٹھیک ہے" میں نے کہا۔ "آپ سے شکریاں ہو گئے ہیں"

"خدا ہو گئے ہیں" عمران نے حیرت سے کہا۔ "نہیں تو" مجھ سے بہت محبت کرتے

ہیں میرے پیارے"

"میں سے کہہ رہے تھے کہ آپ کو ہر جگہ جانے دیا کریں"

"تو اس میں غلطی کی کیا بات ہے؟" میں نے کہا۔ "میرے پیاروں کو دیکھا ہے جو اپنے بچوں کو

ی طرح آؤر کی سے باز رکھتے ہیں"

"میں نہیں سمجھ سکتی کیا بات ہے؟" پھر براہ راست بولی "کیا اس تصویر کی وجہ سے جو آپ کے

فائل سے برآمد ہوئی تھی؟"

"اوه سے تو میں بول رہی تھی۔" وہ لڑکی انہیں کھیل رات وہاں نہیں تھی۔ "مکان محل

ہوا۔۔۔۔۔ تو پھر اس کی تلاش کیوں ہے؟"

"پتہ نہیں" پھر براہ راست بولی "میں کیا چاہوں؟ کیا پیار نے آپ کو نہیں بتایا؟"

"نہیں مجھے کچھ نہیں بتایا۔"

پھر عمران ابھی خاموش ہو گیا اور پھر ابھی کچھ کہنے لگا

(۱۰)

عمران ڈاکٹر نے کہا۔ "میں سے کسی کو فون بھی نہیں کر سکتا۔ یہ تو ایک فون ڈرائنگ

روم ہے اور ڈاکٹر نے کہا۔ "میں سے کہہ دیا گیا تھا اور خواب مجھ ڈاکٹر کی مہم

موجود ہیں مستقل، جتنی بھی۔"

میں نے اسے صبر و سکون کے ساتھ دیکھا کہ مصوری کے اہم ترین اصول سمجھا رہا تھا۔

پھر بولی "میں" وہ تو اس کی مٹ پانک باتوں میں دیکھتی تھی۔ لیکن شاید عمران

نے قہر کر لیا تھا کہ اب میں لوگوں کو ہر جگہ سے ہار رہا تھا۔

میں اسے دوسرے گزرتے دیکھتا تھا۔ "میں نے شمس کو ڈاکٹر نے نظر آتا ہوا کہ میں داخل

ہوا۔۔۔۔۔ طاقت خانے کے دور چلی گئی تھی۔ ہار دینا کا سہارا دینے ہوئے تھے۔"

اس کے خاندان والے اس کے گرد آئے ہوئے تھے۔ "ڈاکٹر نے کہا۔ "اس طرح ہونے

نے کہہ دیا تھا۔ جیسے ہر جگہ شمس شمس تھیں۔" لیکن اس سے اسے طاقتور کچھ نہیں بتایا کہ

اس۔۔۔۔۔ ایک نیک اور اعلیٰ طاقتور جس کا اثر اب بھی باقی ہے تو میری دیر بعد اس نے سب کو

"لو کے... لو کے... ڈاکٹر لک خطرناک انداز میں کھڑا ہو گیا۔"

"کیا میں لڑکھ رہا ہوں؟"

"نہیں تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ابھی حال ہی میں شہزادی کی کشتی سے پہلے میں نے اسے کہیں دیکھا تھا اور سوچوں گی کہ وہ سے کچھ دنوں میں بدشگونی ہوئی تھی مگر اپنی آنکھوں کی وجہ سے وہ ہزاروں میں سے ایک تھا کہ اس کا ہے"

"تو پھر میں اب میرے علاوہ اسے اور کوئی نہیں تلاش کر سکتا۔"

"مگر تم سے یہ کیسے کہا کہ پہلے اس کی سوچیں نہیں تھیں اور اب وہ میری ہی ہیں سوچیں رکھتا ہے؟"

"میں نے اس کی ایک پرانی تصویر دیکھی تھی۔ اس وقت کی جب وہ شہزادی کا دلہنہ دیتے ہیں تھا۔"

"کہیں دیکھی تھی؟"

"میںیں۔ یاد میں نہیں لانا دیکھا تھا تھی وہ مجھے دکھاتا ہوا تھا تھی کہ آپ کا دل دیتے کی

درا کی میں کہتے شائد ارکتے ہیں۔ انہوں نے سبوں کے نام بھی بتائے تھے۔"

"تم بہت چالاک ہو۔" ڈاکٹر لک اسے جھٹکتی نظروں سے گھورتے دکھائی دیا۔ "اب یہ

بھی ہو سکتا ہے کہ تم خود ہی راگوں کے آدمی ہو؟"

"میں جانتا تھا کہ آپ نہ کسی موقع پر یہ ضرور نہیں ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "لیکن یہاں میری مادی کی کیا مقصد ہے جبکہ وہ آپ پر گولی چلائی جاتی ہیں؟ کیا میں کچھ راتوں میں آپ کا جنازہ نہیں کر سکتا تھا اور کیا اس وقت بھی...؟" عمران خاموش ہو کر جب

میں تھوڑے گم کا پکٹ تلاش کرنے لگا

"پھر تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟"

"میں ٹونی نام والا ہوں اور آزادی چاہتا ہوں۔"

"لیکن تم ٹھیک جاؤ اور لوگوں کے سامنے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو۔"

"گر وہ لوگ اس غارت میں میری توہین کرتے تو مجھے کسی کی بھی پروا نہ ہوتی۔

شہزادوں اسے نہیں دیکھتے... اور نہ ان کے عاشق کاڑی میں جوتے جاسکتے ہیں۔"

"یہ تیزی سے آنکھیں نہ کر۔"

"اور منافق کیسے جانتے ہو میں کیا تھا کہ آپ میرے پیلا ہیں؟"

ڈاکٹر لک کچھ سوچنے لگا پھر خود ہی بد بولا۔ "تم پر اعتماد کرنے کو دل نہیں چاہتا۔"

"میں نے کہا ہے کہ مجھ پر آپ اعتماد کریں۔" عمران نے بھی جھلجھلاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

"آپ سے کس نے کہا تھا کہ مجھے اس دیران غارت میں مل جائیں۔ آپ سے کس نے کہا تھا کہ مجھے ٹھیک یہی کہانی سنائیں۔ آپ نے خود ہی یہ سب کچھ کیا اور اب مجھے کچھ نہیں دینا چاہتے ہیں۔"

ڈاکٹر لک پھر خاموش ہو گیا اور کچھ دیر بعد ایک ہلکی سی کڑک کے ساتھ لیٹا ہوا بولا۔ "حالا؟ میں تمہیں، اور اس نہیں چاہتا لیکن ٹھیک یہی کہانی تمہاری زبان پر نہ آئے ہائے۔ اگر تم میں کچھ بھی شرافت ہوگی تو تم زبان بند کرنا پڑا کرنا سکھانا۔"

"میں جانوں گا کہاں اب میرا کہاں ٹھکانہ ہے... پھر باز میں بھی ٹھکانہ...۔۔۔ مل سکے اسی یہاں قیام کرنا چاہتا ہوں۔ اہوت یہ خواہش ہے کہ مجھ پر سے پائندہ سہا جاتی جائیں۔"

"جانی جائیں گی؟" لیکن اس نے اٹھنے کے تم خود اندر دھار ہو گئے۔ "ڈاکٹر لک پھر کر د۔"

"آپ غرت کیجئے...؟"

## (II)

عمران آٹھ بجے کو ٹی سے باہر نکلا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ان کا تھاقب کر رہے ہیں اسے پہلے ہی سے اس کا شہر لاہور تھا۔ ڈاکٹر لک کتاب وقوف نہیں تھا کہ ان حالات میں عمران کی گرفتاری نہ کرانا۔

ایسے اب عمران کو بول بھی نہیں تھی کیونکہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اسے اس گرفتاری کی خبر پر کچھ ہی لمحے بچا اور جانے کا اندیشہ ضرور تھا۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر لک صرف شہزادی کی پرانی اور راگوں کی موت کا خواہش تھا۔ اور ان کی کی گرفتاری لازمی طور پر عیس کے شاہی خاندان کی بدنامی کا باعث ہوتی۔ کیونکہ اس کی گرفتاری کے بعد شہزاد کے عشق کی داستان عام ہو سکتی تھی۔ ڈاکٹر لک نے اس ڈار سے اتنی واردادی ہوتی تھی کہ اپنے میسر تک کو اس کی اطلاع نہیں دی تھی۔

"بہت ممکن تھا کہ راگوں کا پتہ نکلتے ہی اس کے قتل کے ار پے ہو جاتا۔ مگر عمران صرف اس کی گرفتاری کا خواہش تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ملک میں کچھ غیر ملکی لاقانونیت کا مظاہرہ کریں۔ لیکن ایسی صورت میں جبکہ ڈاکٹر لک کے آدمی اس کی گرفتاری نہ کرے۔ ڈاکٹر لک کی خواہش بھی پوری ہو سکتی تھی۔ یعنی وہ عمران کی آڑ میں اس تک پہنچ کر اس کا کام تمام کر سکتا تھا۔"

عرین چلا رہا۔۔۔۔۔ دو کپڑے تھاقب کرنے والے وہی بھی ہوتے تو وہ ان کی آنکھوں میں  
دھول جھونک کر اپنی روٹینک

اس نے بچہ اور بچہ گلیوں میں انہیں کچھ پکڑ دینے کے وہیں کا اندھیرا ان کے لئے بھل بھلیاں  
بن گیا۔ پھر عرین کو جب انہی طرح اطمینان ہو گیا کہ وہ سہمٹنے والے دکھاری گئے تو  
بھگت پتے ہیں تو اس نے ایک پتک تیلیوں کو تھ سے جیک رو کے ٹبر اٹھل گئے  
"میں سرا" بیک ڈیو کی آواز آئی

"اللہ عرین سڑک پر مارن ہم کا اندھیرا ہے تم جانتے ہو یا نہیں؟"

"انہی طرح چلتا ہوں جناب"

"اچھا تو آج تقریباً کیا روہے وہاں بنگار ضرور ہونا چاہئے"

"ہاں ہم کے جوئے خانے میں بنگار۔۔۔۔۔ بیک ڈیو نے جرات سے کہا

"ہاں کیوں؟"

"وہ جوئے خانے کے لئے۔۔۔۔۔ نسس رشتا ہے جناب اور وہاں صرف شراب جودھ کھینچے ہیں واقعی  
شعبے سے نوک۔"

"بنگار تو سولی خانوں میں بھی ہو سکتا ہے بیک ڈیو تم کیسی باتیں کر رہے ہو"

"انہی بات ہے جناب میں کو شش کروں گا"

"کو شش کیوں ایسا ہونا ہی چاہئے"

"یقیناً ہو گا جناب" تدریکہ میں ڈنکی تپا

"لیک ہے۔۔۔۔۔ اور اپنے سارے آدمیوں کو وہاں لگا دو"

"کیا ظہرہ۔۔۔۔۔ میں خودی۔ انہیں مطلع کر رہا ہوں"

عرین نے سلسلہ منتقل کر کے جو لپکا ہوا دار کے ٹبر اٹھل گئے!

وہ شاید سنے چاہی تھی۔ دوسری طرف سے اس کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی

"کیا تمہیں علم ہے کہ تم سے ایک ساترہ رز ہوئی ہے" عرین نے کہا۔ آواز انہیں نو

لی سی تھی!

"نہ۔۔۔۔۔ کتنی جناب"

"تم سے جوئے خانے کی پیش کو کیوں بنایا تھا"

تو یہ خاموش ہو رہی

"بید" انہیں نوچا

"میں سرا۔۔۔۔۔" جھلکی آواز کا پتہ ہی تھا

"تم اس خبا میں جلا ہو گئی ہو کہ عرین اور انہیں تو ایک ہی شخصیت کے دو روپ ہیں!"

کسی قسم کا بھی خبا ہو یہ تہہ فنی سلسلہ ہے! لیکن کسی خبا کی جگہ پر فراخس سے نہ سوزنا  
برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ سمجھنے میں نہیں ایک ہفتہ قید تھائی کی سزا دینا ہوا۔

"نہ۔۔۔۔۔ جناب"

"کچھ نہیں" عرین نے صاف لہجے میں کہا "تم ایک ہفتہ تک گھر سے باہر قدم نہیں  
ٹھاکو گی!"

اور پھر اس نے اس کے جواب کا انتظار کے بغیر سلسلہ منتقل کر دیا۔۔۔۔۔ اب وہ عرین کے ٹبر

ڈائل کر رہا تھا وہ بھی اعلیٰ سے گھر یال گیا۔

"خیر۔۔۔۔۔" عرین نے انہیں نوکی آواز میں کہا "تم جو لپکا کے سوا اپنے سارے آدمیوں کو

لے کر مارن ہم کے جوئے خانے میں لٹکا دو۔ یہ اللہ دین سڑک پر ہے تم جانتے ہی ہو

گے۔۔۔۔۔" جنہیں وہاں ٹیک سڑے اس کے بچے لٹکا چاہئے۔ تم وہاں کی بنگارے کا

انتظار کرو گے جیسے ہی بنگار شروع ہو۔۔۔۔۔ علی اور نوں کی "نہ کات دینا" بنگارے کو

ٹول دینا بھی تہہ ہی کام ہوگا۔۔۔۔۔ جوئے خانے کی کوئی بھی جگہ حالت میں نہ رہے دینا

جتنی بھی قور ہوڑ چاہئے ہو۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔"

"بہت بھر جناب۔۔۔۔۔" عرین نے کہا "پھر اس کے بعد میں کیا کرنا چاہے گا"

"کچھ نہیں جناب صرف اتفاق کرنا ہے۔"

"ہمارے ساتھ عرین بھی ہو گا نہیں!" عرین نے پچھل

"نہیں۔۔۔۔۔ وہ آج کل اپنی برداشت کو دینا ہے اور جو کچھ بھی کر رہا ہے میرے ہی علم سے کہ

رہا ہے!۔۔۔۔۔ تم لوگ اس سے دور رہنے کی کو شش کرو۔"

(۱۲)

دارن باہر کا جودہ خانہ اللہ دین شاپرہ واقع تھا۔ اسے "نہ لب" بھی کہتے تھے

کہا جاتا تھا کہ یہاں بچے قسم کا جودہ ہوتا ہے! مگر حقیقت یہ نہیں تھی! یہاں ہر شب

لوگوں کا جودہ ہوتا تھا۔۔۔۔۔!

مگر جب تک یہاں کے ٹبر "لوگ" تھے جلد انہوں کو بھی یہاں جھانکے کی ضرورت نہیں



اس صورت میں بیک ذرہ دم کہ ہم کچھ کی کومت تو کچھ ہی لیتا! اس بے چارے سے جو کچھ بھی ہو سکا اس میں اس نے کو کچھ بھی کر۔

عمران کے علاوہ وہاں کچھ جو کچھ بھی چلے چلے کر گئے تھے۔ کچھ دیر بعد کلب کا قلعہ باہر آگیا۔ اس میں کچھ صورت کچھ نظم بھی تھوڑا عرصہ عرصہ چک چلا کیونکہ وہاں اسے اپنا ایک بانی ساتھی روشی نظر آئی اور کلب کے قلعہ کے ساتھ ہی باہر آئی تھی۔

عمران سوچنے کا کیا وہاں بھر اپنے پرانے پٹے میں داخل ہو گئے؟ اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ اس کلب میں کیوں نظر آتی۔ عمران کو اس خیال سے بڑا درد ہوا کہ وہاں اس زندگی میں جس کو دیکھا جاتا تھا جس سے ایک بار وہ خود ہی نکل آئی تھی۔!

اتفاقاً روشی کی نظر بھی عمران پر پڑ گئی اور عمران نے اس کے چہرے پر حیرت کے آثار دیکھے۔

”تم!۔۔۔ اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”ہم۔۔۔ میں۔۔۔“ عمران ہلکا سا ”میں آپ کو کبھی پہچان نہ؟“

”اور آج میرے ساتھ۔۔۔“ روشی اس کا ہاتھ بٹکار کر ایک طرف لے جاتی ہوئی بولی ”تم مجھے پہچانتے ہو؟“

”طوے! کچھ بھی طرح پہچانتا ہوں۔ وہی تاجس کی چھٹا سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور وہ موہ نیاؤں نیاؤں کر رہا تھا ہے۔ لیکن طوے کے چہرہ کا کیا تعلق جبکہ تم بھراہنی بانی زندگی میں چلی گئی ہو؟“

”تم ہو۔۔۔ میں آج کل یہاں اکاؤنٹس کلرک ہوں۔“ روشی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”لو۔۔۔ تب تو مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔“ عمران جلدی سے بولا۔

”میں تم سے معاف کر دوں گی۔“

”کیا یہ حرکت جہاد کی تھی؟“

”میں حرکت!۔۔۔“ عمران نے حیرت ظاہر کی ”میں تو یہاں کے بلکلہ ذریعہ کر رہا تھا۔“

”بلکلہ ذریعہ کیوں تھی؟“ روشی نے سوال کیا۔

”اے! میں کیا باتوں اور یہ گمراہ!۔۔۔“ عمران نے رائیروں کی طرف دیکھ کر کہا۔

”میں ان سے بلکلہ ذریعہ کہ معطوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ کچھ بتا دے تو میں اسے نہیں!“

”میں نہیں مانتی کہ ایسے موقع پر یہاں جہاد کی ضرورت ہے۔“

”بلکلہ ذریعہ سب سے بڑی وجہ ہے روشی نے ڈیڑھا۔۔۔“ جانتے ہوئے آدمی مجھے بے حد حسین

محسوس کرنا تھا!

اس کا ہلک جرنل ہم ایک غیر ملکی قاضی نے یہاں کے حقوق شہریت حاصل کر لیے تھے۔ لیکن عام طور پر لوگ اسے پراسرار سمجھتے تھے کیونکہ وہ کلب کے بیڑے کے بیڑوں کے لئے صرف ایک عام قدامت انہوں نے اس کی شکل تک نہیں دیکھی تھی کلب کا خاتمہ ایک دینی حیثیاتی قضاورہ وہاں ہر وقت مل سکتا تھا۔

جیسے جیسے رات گزرتی یہاں کی روشنی بدستوری جاتی انہوں کی سرسراہٹیں غماضیں پکڑا رہی تھیں! کاس نکلتے لیکن لوہی ”وہاں میں نہ تو کوئی دستار نہ ٹھکانہ نہ!۔۔۔“ بائبل اپنا معطوم ہوتا جیسے وہ لوگ کوئی بہت بڑا کام انجام دینے کے لئے وہاں آئے ہوں!۔۔۔ عام قدامت انہوں کی طرح یہاں کبھی باگسے نہیں ہوتے تھے!

آج بھی حسب معمول یہاں بہت روشنی تھی شاید ہی کوئی ایسی عیواری ہو جس پر ٹھینے والے نہ ہوں!

شراب اور مختلف قسم کے تباہیوں کی فنی چلی رہی تھی ہمارے ہمارے جو بھی سی ہو گئی تھی! دوجارے گئے ہوئے کلب کے ٹیکہ دہانے اور بیک ایک کھلی ہوئی کڑکی سے کیوس کا ایک خلیا اندر آکر۔

”دوب!“ کی آواز پر لوگ چونک پڑے! کوئی آدمی اپنی بیروں سے اٹھے بھی۔ اور ہر ایک دھڑکنے خلیا کھول دیا۔ وہ قومت ہی تھی!۔۔۔“ جیسے سے ہزاروں شہد کی کھیاں نکل کر باہر میں پھیل گئیں اور لوگ چپٹے کر اچھے ہوئے ایک دوسرے پر ڈیر ہونے لگے۔

ایکس کوئی چوری نیم ہال میں موجود تھیں لیکن ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ بھر عمارت بھی چوں گئے اور حقیقتاً بھی وہ سب بڑی بدحواسی کے عالم میں باہر نکلے اور ہر جس کے سینک سے ہانکا ہوا تھا کیا کیونکہ شہد کی کھیاں باہر بھی آگئی تھیں!

عمران باہر ایک طرف کھڑا سر پیٹ رہا تھا وہ سوچ بھی نہیں کر سکتا تھا کہ بیک ذرہ اس قسم کا ہنگامہ بڑا کرے گا! بلکہ ایسے میں وہ کام کیونکر ہوتا جس کے لئے عمران نے اتنا کھراک کیا تھا وہاں ہر دستور روشنی تھا۔۔۔ نہ تو بجلی کی لائن غراب کی جاکھوں اور نہ ٹیلیفون کی نہ!

عمران اس طرح پیٹ دہانے کھڑا تھا جیسے بدستوری ہو گئی ہو!۔۔۔ ذرا سی دیر میں کلب میں ہر ہونے لگے!۔۔۔“ عمران کا دل چاکا اور دوسرا جان کر ہانک دینا شروع کر دے!

اب نہ بیک ذرہ کا کہیں چہ تھا تو نہ اس کے دوسرے انگٹوں کا۔۔۔“ عمران نے سوچا کہ غلطی خود اس سے ہوئی! اسے چاہئے تھا کہ بیک ذرہ کو پورے حالات اور اپنی اسکیم سے آگاہ کر دیتا۔

گتے جی رہا ہوں۔... کیا یہاں اس وقت تھوڑی موجودگی ضروری ہے؟  
 "نہیں میں اپنا کام ختم کر چکی ہوں، دیکھیں یہی شہنشاہ کی ڈیوٹی میں ہوں! کچھ توڑا پھینکا کام  
 باقی تھا اس لئے دو دن سے اس وقت یہی آچکی ہوں!"

"اچھا تو آؤ میرے ساتھ۔" عمران نے کہا اور ایک طرف چل پڑا۔  
 روشنی اسے بہت پسند کرتی تھی! لیکن اس کی حرکتوں سے ناگوار تھا! پہلے بھی دو دروہوں  
 ساتھ ہی رہتے تھے؟ لیکن روشنی اس کی دائمی غیر سنجیدگی سے تنگ آکر الگ رہنے لگی تھی!...

عمران اسے اسے شاہروں کے ایک ریسٹوران میں لایا  
 کافی کا آرڈر دینے کے بعد اس نے کہا: "بہت دنوں بعد تم سے ملاقات ہوئی ہے اور مجھے یہ  
 دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے کہ تم کسی حد تک سنجیدہ ہو گئے ہو!" روشنی بولا۔

"یہ کیا قصہ تھا بھلا بھلا کیوں ہوئی تھی؟"  
 "کسی نے ایک تھیلا اندر پھینکا تھا جس میں شہر کی کھیاں بھری ہوئی تھیں۔"  
 "ہا۔۔۔ یہ تو بڑا نرملہ قسم کی حرکت ہو سکتی ہے! کسی ایسے آدمی کی جیسے اس  
 قہرمان نے اسے قصاص پہنچا رہا ہے!"

"لوہہ...! ختم میں جاتے... مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے!"  
 "آج کل میں بہت دلاس رہتا ہوں!" عمران غصہ کی سانس لے کر بولا۔

"کیوں...؟ روشنی مسکرایا  
 "میں اپنی صحت کے تاہوں کہ لیکن پھر بھی میری مالی حالت درست نہیں ہوئی۔ ہمارے  
 ہم اپنی جگہ سے بے اختیار بھی روزانہ ہزاروں کماتا ہے!"

"واقعی! تمہارے ذہن میں شہید کے جراثیم بکھپانے جانے لگے ہیں؟" روشنی ہنسنے لگی  
 "یہ ہمارے ہم رہتا کہیں ہے؟"  
 "کیوں؟" روشنی اسے گھورنے لگا

"نہیں! یہی نامی اس سے مل کر قہرمان نے چلانے کے دنوں بچ سکیوں گا۔!"  
 "توہ۔۔۔ میں گھبراہٹ میں پکڑ میں اور شہر کا کھیلنا مگر طوطے شاید تھیں! یہ نہیں معلوم  
 کہ اس کے پاس قہرمان کا شش ہے!"

"توہ...! اچھا لیکن بھلا میں اس پکڑ میں کیوں پڑنے لگا تھا جی ہو کہ میں کسی قسم کے کام  
 کر تا ہوں! قہرمان نے وہی وہی میری لائن کی چیزیں چھین لیں!  
 "تب پھر کوئی اور پکڑ ہو گا!" روشنی نے کہا۔

دعوتِ کلب کے اسٹاف کے تین آدمی ریسٹوران میں داخل ہوئے ان میں ختم بھی تھا!  
 "توہ۔۔۔ تم یہاں ہو!" ختم نے روشنی سے کہا  
 "جی ہاں۔۔۔ ذرا کافی چنے آگئی تھی!"

"اچھا! ہو کہ تم یہاں نہیں! پولیس آگئی ہے! اسٹاف کے آدمی بیان دے رہے ہیں تم  
 بھی چل جاؤ... یہ تمہارے کوئی دوست ہیں!"  
 "جی ہاں! اتفاقاً ملنے آئے یہ بھی بھلا ڈی کی وجہ سے وہاں رک گئے تھے!"

"اوہ جب۔۔۔! میں آپ کا یہ سہرا شکر گزار ہوں گا اگر آپ بھی یہاں دے دیں! آپ کے  
 بیان کی زیادہ وقعت ہوگی۔ لیکن آپ کلب سے کوئی تعلق نہیں ہے!"  
 "مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے!" عمران نے کہا اور دو دنوں کافی ختم کر چکے تھے ختم نے ایک

آدمی ان کے ساتھ کر دیا جو انہیں اپنے ساتھ لے کر کلب کی طرف روانہ ہو گیا! وہاں میں پہنچ کر  
 ساتھی نے انہیں کار کیا! اور روشنی نے پچھلا "کیا پولیس لوہہ ہے۔۔۔!"  
 "ہاں...! غیر صاحب کے کمرے میں!..."

انہوں نے دینے سے کئے۔... لوہہ کی سزائی کے کمرے کی کڑا لکڑی روشنی نظر آ رہی تھی!  
 ہر ایک اندر داخل ہو گیا! روشنی اور عمران نے بھی اس کی تھکی کی۔ مگر کمرے میں انہیں ایک  
 بھی ہاروری آدمی نظر نہ آیا! دیکھیں وہاں پانچ آدمی کرسیوں پر نصف دائرے کی شکل میں بیٹھے

ہوئے تھے! ایک غیر ملکی طاقتور چار دیواری غیر ملکی تھی اور چڑھی ہوئی سوئیچوں نے عمران کو  
 فوراً اپنی اپنی طرف متوجہ کر لیا۔! ساتھ ساتھ جیسے اسے خطرے کا احساس بھی ہوا... لیکن اب کیا  
 ہو سکتا تھا! ریسٹوران میں سے ایک نے دروازہ کھول دیا۔

"تم دونوں اپنے ساتھ لوہہ اٹھاؤ۔!"  
 عمران نے چپ چاپ ساتھ لوہہ اٹھا دیا! البتہ روشنی نے کہا: "آخر کس جرم میں؟"  
 "چلو جلدی کرو...! ورنہ..."

"اٹھاؤ...! یہ لوگ مجھے میں معلوم ہوتے ہیں!" عمران بولا!  
 روشنی نے بھی ساتھ اٹھا دیا۔! غیر ملکی اٹھ کر عمران کے قریب آیا۔۔۔ اور اس کی جیبیں  
 نونے لگا

"کچھ نہیں ہے!" عمران سراپا کر اور دھاک آواز میں بولا! "میں ایک غریب مصور ہوں!  
 میری جیبوں میں کچھ اپنے پیسے نہیں رہتے کہ کسی دوسرے کا بھی بھلا ہو سکے!"  
 غیر ملکی نے اس کی جیب سے ایک روپیہ نکال لیا! آہ کی اور اسے حرمت سے دیکھا ہنہ چاروں

دیکھی بھی اٹھ کر اس کے قریب آگئے

"تمہارا کسٹرنگ سے کیا تعلق ہے؟" غیر ملکی نے انگریزی میں پوچھا

"میں اس کی لڑکی کو مصوری سکھاتا ہوں" عمران نے جواب دیا بھر بولا۔ "آپ یہ

کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

لیکن غیر ملکی کو جواب دے بنے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا... اور ان میں سے ایک

بولاً: "بہر حال وہ اطلاع غلط نہیں تھی۔"

غیر ملکی نے پھر عمران کی طرف مڑ کر پوچھا "کسٹرنگ کی طبیعت اب کیسی ہے؟"

"آج ان کے پیڑ میں اور وہاں قہار دو آدمیوں کے سہارے نظر آئے ہوئے گھر آئے تھے"

عمران نے جواب دیا بڑی لڑکی ابھی تک غیر ملکی کے ہاتھ قریب میں تھی۔

"اور تم اسے کب سے جانتی ہو؟" غیر ملکی نے روشنی سے پوچھا

"سال یا سال سے" روشنی نے جواب دیا "ایک بہت اچھا مصور ہے"

"میرا نام توئی نام پڑ ہے..." عمران جلدی سے بول پڑ۔

"کسٹرنگ کے یہاں آنے سے پہلے میں لیکن اسطرح کے طرز کار میں رہا تھا وہ سبز

پرنٹ کا بورڈنگ ہے... وہاں..."

دلکش غیر ملکی نے اس دیکھی کی طرف مڑ کر کہا جس کے ہاتھ میں ریج بور تھا

"یہ کیا کدو کا پتہ ہے... ریج بور کدو...؟" انھیں غلط سمجھی ہوئی تھی۔ بھلا یہ آدمی یہاں

شہر کی کہیاں کیوں بچھنے لگے؟ یہ تو میرے ایک گھر سے دوست کا گلازم ہے۔"

عمران کے چہرے پر ہنس بولی حالت اور زیادہ گہری ہو گئی۔ دیکھی نے ریج بور جب میں

رک گیا۔ پھر غیر ملکی عمران کی لڑکیوں میں کڑواہٹیں کڑواہٹیں بول دیا

"آؤ بیٹو، تم دونوں کو ان کی غلط فہمی کی جادو بڑی تکلیف دہانی پڑی ہے۔" اس نے عمران کا

شانہ چھین لیا۔

ایک آدمی دوسرے گھر سے طرز کار کیوں لایا اور وہ بیٹھ گئے... غیر ملکی عمران سے

اس کے متعلق سوچتا حاصل کر رہا۔ عمران نے ایک ایسے ہی آدمی کا رول بھر لیا کہ

شرع کر دیا تھا برائی یادداشت کو بیٹھ ہوا کدو پر بعد چاروں دیکھی اٹھ کر بچے گئے "شاید غیر ملکی

نے انھیں اس کے لئے اشارہ کیا تھا؟"

"میں اپنے دوست کسٹرنگ کے لئے بہت متوہم ہوں" مگر وہ ایک دیکھی آدمی ہے

یہ کے درد کا عنصر نہ نہیں ہے۔ اسے لائق ہونے تقریباً سو سال ہو چکے ہیں لیکن وہ نہ

جانے کیوں علاج کو سوا پڑ دونوں سے دور بھاگتا ہے۔"

"جی ہاں۔" عمران سر ہل کر بولا "انہوں نے آج بھی ڈاکٹر کو بلوانے سے انکار کر دیا

تھا... اور کسی کو بھی ایسے کمرے میں نہیں طے دیا۔"

"ہاں وہ بڑا ہی دور جی ہے ایسے اگر تم چوڑے اس پر اور اس کے خاندان والوں پر

احسان کر سکتے ہو؟"

"میں کیا کر سکتا ہوں...؟" عمران نے حیرت سے پوچھا

"اس کا علاج" غیر ملکی نے سنجیدگی سے کہا "ہاں شرح میں بھی ایک بار ہی مرض

میں جگا ہو گیا تھا جس دوا سے مجھے فائدہ ہوا تھا میں نے کئی بار اس پر آزمائی چلی لیکن اس

نے انکار کر دیا۔" میرا دعویٰ ہے کہ وہ اس کے استعمال کے بعد ایک ہفتے کے اندر ہی اندر صحت

یاب ہو سکتا ہے۔"

"جب وہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کی فہم سنے تو میری کیا سہلی ہے"

"اگر یہ کوئی مشکل کام نہیں" اس نے عمران کو بخیر دیکھتے ہوئے کہا "تم اس کے

علم میں لانے بہتر بھی ہے ایک کام یا دہم سے سیکھو اور اگر حق کی فہم میں ہے اور پانی کے ساتھ

بھی استعمال ہو سکتی ہے اور یہ اگر شرب کے ساتھ استعمال ہو سکے تو کیا کہا... بہت جلد اثر

کرے گی۔"

روحی جواب تک خاموش رہی تھی بول پڑی "یہ تو واقعی بڑا آسان کام ہے۔ اس

صاحب کو خبر نہ ہو سکے گی کہ شراب میں کیا لایا گیا ہے۔" وہ اس کی سر بہرہ و اس میں

سرٹاک کے ذریعے سے دوا لائی جا سکتی ہے۔"

"نہ۔۔۔ بہت دین ہوا" غیر ملکی سر ہلایا "یہ تھوڑا بھر ثابت ہو گی"

"بہت اچھا" عمران نے اتفاقاً ادا کر میں سر ہلایا

پھر وہ ایک دھڑ دھڑا کر کھینچا ہوتی رہی، پھر غیر ملکی نے ایک فہمی دے کر عمران اور

روحی کو رخصت کر دیا۔"

بابر آکر روحی نے ایک فہمی کی اور وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو گئے روحی بہت زیادہ

منطرب تھی ایسے ہی عیسائی حرکت میں آئی وہ عمران کو جھنجھوڑ کر بولی۔ "یہ سب کیا تھا"

"تھ نہیں" عمران نے رد و ناک آواز میں کہا۔ "میں جب بھی سوکھ کی دہل گیا ہوتا ہوں۔"

کسی نہ کسی مصیبت میں جگا ہو جاتا ہوں۔ تم بچتی ہو یا سہیل کو وہ فوری بی جان لیے

کے دوپے ہے میں کہا ہوں شاید وہ سنا ہے کدو...!"

"تم مجھے بتاؤ۔"

"میرا مبرا" مرزا کا ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کیا راکوین ایسی آدمی ہے جس سے بھلا کے حلق چمک اٹھتا ہے؟ آپ تو بہت دنوں تک اس کے ساتھ رہے ہیں۔ اس کی نصرت آپ سے بڑھ کر نہ ہو سکتی۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ دنیا کا بڑے سے بڑا انتہد بھی اس کی زبان میں کھلوانے کا محر۔ تم مجھے راکوین سے بھی زیادہ انھیں میں ڈالے ہوئے ہو۔"

"میری گل نہ کیجئے" میں میں خود بھی نہیں کچھ سنا کر مجھے کیا ہو گیا ہے۔ وہ سنا ہے کہ یہ بھی کسی قسم کا دروی ہو۔ آج کل بھی برا راکوین اور درویش کا بھوت سوار ہے۔"

"ڈکسٹرنگ سے عجیب نظروں سے دیکھتے گا اگر برا ہو کر دے گا تو یہ کسی قسم کا زہر ہے۔" "سو فیصدی پینچو مانی ڈیزا" کہتے آہستہ آہستہ راکوین نے ڈاکٹرنگ سے شاید لاش کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میں اس کا ذکر بھی نہ ملے بغیر سے ایسے زہر ہیں جن کے اثرات انسانی جسم میں وضوح نہ لانا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔"

"ٹھیک ہے اور راکوین کے پاس میرے لئے زہر یا کوئی کے علاوہ اور کیا ہو گا۔" ڈکسٹرنگ بہت زیادہ شکر نظر آنے لگا تھا۔ "اوپے ہی راکوین کے ذمے نے اسے بڑی حد تک خراب کر رکھا تھا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس نے اس کے حلق اپنے خاندان والوں کو لاطم ہی رکھا اور خود ہی لاطم کی اور بیک بھی کر لیتا تھا۔"

"میں دن تک عمران ایسی ملی کے بچے پر اس سال کا تجربہ کر رہا ہوں جو اسے ڈکسٹرنگ کے لئے تیار کیا تھا۔ یہ طاقچہ تھے دن کی ٹاپچہ کے مگر کچھ مر گیا اور عمران نے اسے ایک لیڈ بڑی کے سپرد کر دیا جس نے رپورٹ دی کہ ملی کے بچے کی موت دل کا قحط ہو جانے کی بناء پر ہوئی تھی! رپورٹ میں زہر کا ذکر تک نہیں تھا۔"

اس دوران میں عمران بلیک بڑو کو چارلن ہاؤس کے پیچھے لگائے رہا۔ روشی سے بھی مختلف اوقات میں حلقہ رپورٹیں ملتی رہیں۔ یہ سب حالت دونوں کی رپورٹوں کا حاصل ہے تھا کہ چارلن ہاؤس کی کوئی ایک مخصوص قیام گاہ نہیں ہے اسٹریٹ میں اس کے تقریباً نصف درجن مکان تھے جن میں سے اس سے زیادہ بھی رہے ہوں۔ ابھی تک کی رپورٹوں سے نصف درجن کاظم ہو چکا تھا۔ روشی بھی بہت تیزی سے کام کر رہی تھی اور اسے عمران کی ہدایت سے مطابق رہا۔ اس کی قیام گاہوں میں ایک لڑکی کی تلاش تھی۔"

اور ای دوران میں ڈکسٹرنگ کی عیادت کا بھی چرچا ہو رہا تھا۔ ان دنوں شہر کی عجیب حالت

"مگر تم مجھے سے لڑنے کی کو شش کرو گے؟....."

"مجھے اسے خود کوئی دھمکانے دے چھو۔ آج کل عورتوں کے ساتھ میرے مترادف چڑھ بیٹے ہیں۔۔۔ ایک بہت بڑا چکر ہے روشی ڈیکٹر.... اور یہ تھراپاڈن ہاؤس ایک بہت بڑا محرم ہے۔"

"کیا وہ تارن ہی تھا؟" روشی نے غصہ سے کہا۔ "میں نے اسے پہلی بار دیکھا ہے۔"

"ہی اس کی افال اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی گا۔ یہ ایک بہت اہم کیس ہے۔"

"یہ ڈکسٹرنگ کون ہے جس کے حلقہ کھنگھولی تھی؟....."

"ہم بھی یہ بھی نہ پتہ چلا تھا۔ میں نے بھی کوئی بہت پتہ نہیں دیکھا تھا۔ یہ بھی جانتی ہو کہ میں بیکٹر سرس کا پیف آفیسر ہوں۔ یہ بات تمہارے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم۔"

"کیا آج کل کچھ کچھ کسی مصور کا رول ہو کر رہا ہے؟"

"نہیں، کچھ کچھ کچھ ہے۔ روشی ڈیکٹر۔۔۔"

روشی نے ہر گز بھی نہیں چھوڑا اس وقت ایک نیا سا ہاتھ اس نے روشی سے کہا۔ "اب تم ذرا

چلنے پر غور رکھنا۔ میں اس کی قیام گاہ کا پتہ معلوم کر رہا ہوں۔"

"میں نہیں کچھ سکتی کہ وہ آج تک سب کیسے آگیا۔۔۔ میں چہ ماہ سے یہاں کام کر رہی

ہوں لیکن اس سے پہلے بھی اس کی کل نہیں دیکھی۔"

"ہاں۔۔۔ وہ کافی پر اسرار ہے۔"

ڈکسٹرنگ کی کو شش کے قریب مرزا ہر کیا اور روشی جلدی لئے کا وہہ کر کے آگے چلی گئی۔

(۱۳)

دوسری صبح ڈکسٹرنگ اور عمران ایک ملی کے بچے کو بلور دیکھ رہے تھے ڈکسٹرنگ کے چہرے غصہ سے آلود تھے۔ ابھی وہ عمران کی طرف دیکھا تھا اور بھی ملی کے بچے کو۔

"بیکھل رات" سے دوسرے میں صرف تین گھرے دیئے گئے تھے۔ عمران نے کہا۔ "اور اب

دیکھئے کہ یہ کتنا لاغر ہو گیا ہے! بیکھل رات کتنا ترست اور خزا خزا تھا۔ کتنا ہی اچھا ہو گا

آج شام سے آپ اپنی بیماری کی پہلی شری شروع کر لیں۔"

"اس کی ضرورت ہی کیا ہے جب کہ تم راکوین کا پتہ نہ لگتے ہو؟" ڈکسٹرنگ نے کہا۔

"تھریا۔۔۔ تھریا کا سر ملنے لگے۔ راکوین کا ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔"

یہاں پر میں بھی دماغ اسی طرح کام کرتا رہے جیسے جوانی میں کرتا ہے! 'کریل ڈکسٹر فلک کا یہ دور والا ہاتھ کاپ گیا لیکن یہ دور کا رخ عمران کی طرف تھا۔

”تم نہیں مانتے....! مہراں مسکرا کر بولا: ”اچھا تو قاتل کرو مجھ پر!“

”تم کیجئے ہو شاہد میں شور کے خیال سے غارتہ کروں گا“ ڈاکٹر لنگ منہ زہر لیے لہجے میں  
 ”یہ روج اور ہے آواز ہے۔“

”یہ تو بڑی اچھی بات ہے اور مجھ کو یہ آواز سے مجھے اختلاج ہونے لگا ہے چلو شروع ہو جاؤ“ عمر خان نے جس کر کہ لاوارڈ کسٹرک کا پورہ چڑھ گیا۔

چٹ پہلا ناکر ہوا اور چٹنی کا ایک بڑا سا گل دان شہید ہو گیا۔ "ہاتھ بہک گیا  
 ملا۔" "مرہن سر ہلا کر پھولا۔" پھر کو خش کر دیا۔

اس بادشاہ نے حکم کر کے در پہ قاضی جھوک دئے ایکن عمران برابر ”جنگ آؤٹ“  
کے مظاہرہ کرتا رہا۔ کوئی گولی اس کے لباس کو بھی نہ چھو سکی!... اس بادشاہ نے کھولے

ہوئے کسی چھپانے کی طرح انہیں رہا تھا۔

محققان اندازے میں کہا لیکن ریح اور ڈاکٹر ملک کی گرفت سے نکل کر فرش پر جا کر اورد خود کسی خنجر کے بت کی طرح بے حس و حرکت میٹھا رہا اب تو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کی سانپیں

مگر رک گئیں ہوں! عمر بن نے جبکہ کر دیا اور اٹھایا اور اسے اس کی طرف بڑھا تا ہوا بولا: "دنیا ظاہر آدمی ان کھلونوں سے مرعوب نہیں ہو سکتا! اسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ اب تم بیٹا۔۔۔ اگر میں

انگوں کی آبی ہوں تو مجھے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اگر میں گھونٹ کر  
 نہیں پیا تو تمہارے گھر والے بھی جانتے ہیں کہ تم نے حد پار ہو گیا۔ جہیں لڑکر

کے رونا چنٹنا شروع کر دیں۔ ایک انٹیلیجنٹ شخص نے آجائے گا کہ تمہارا ہارٹ ٹیبل ہو ہے۔"

حق کی سرکدھی جہان کا اس طرح غائب ہوا جہاں معمولی بات نہیں تھی۔ محکمہ سرانجامی کو  
نظر یہی کی تلاش سے روک دیا گیا تھا کہ یوں جس حد تک پر بھی شہر کرتی کسی دور رعایت کے  
بغیر اس کی تلاش لے ذاتی انکسیر اور اس کی لئے ہفتائی حکام عمران نے ہی جلدی کرانے  
تھے اور جیو سے ایک حالت سر زور ہوتی تو اس کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ عمران اپنی  
لائسنس پر کام کرتا رہتا تھا۔ محکمہ سرانجامی اپنی لائسنس پر۔۔۔ دونوں میں ٹکراؤ کا امکان ہی  
نہیں تھا۔ ظاہر ہے کہ محکمہ سرانجامی کو ڈسٹرکٹ والے معاملے کاظم خٹک تھا۔ لہذا ایسی  
صورت میں عمران کا راستہ صاف ہی تھا۔

مکرمہ لپا ہوا۔ دماغ کو مرغن کے متعلق اطلاع دے کر یہ نئی الجھن پیدا کر دی تھی۔  
 ڈاکٹر لک نے کوشش کے بعد دماغ سے بھی جھج آواز نہ کر دیا تھا۔ اور وہ جیتا ایک

بہت زیادہ پیار آدمی کا راس اندر رہا تھا! خود اس کے خاندان والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ وہ بہت زیادہ پیار آدمی ہے! صبح سے شام تک ڈاکٹروں کا جبر بندھا رہا تھا مگر مرض کسی کی بھی سمجھ

ذکر کثرت تک کی بجائے اور اس کی دونوں لڑکیاں بے حد پریشان تھیں، عمر اس نہیں پہنچنے کی

کو بٹل کر مارا.... جین ہے سوڑا

”بہت جلد قسم ہو جائے گا.....“

”جس پر اچھو، طرے ہو، گما اور“ اس کسٹرن تک دانت بٹھا کر بولا

”فصوص یاقیناً نہ کروا“ عمران پر اسات حکا کر چول ”ویو یو رکھ لو“ اگر قمر نے اس قسم کی

”تم رنگین کے قوی ہو“ و مضمون کہ کسی صاحب کی طرح چمکدو“ مجھے اس قسم کے

نکل جائے۔"

[illegible]

عرن کو غمی سے بہر نکلا۔۔۔ اور پیدل ہی ایک طرف چل پڑا۔ پھر ایک دو فروشی کی دکان سے بیک زید کو کچھ حیات دی اور ان ہام کے قمار خانے کے خبر واکیل کر کے روشی کو فون پر بلا دیا!

"بلوروشی! میں عمران ہوں۔۔۔ کیا ہارن ہام وہاں موجود ہے؟"

"نہیں۔ وہ یہاں بھی نہیں آیا۔۔۔ جواب دیا"

"خیر ہے۔۔۔"

"ہاں! وہ موجود ہے۔"

"اجمعا میں وہیں آ رہا ہوں! عرن نے کہا اور سلسلہ متعلق کر دیا!

اس نے ہارن ہام کے قمار خانے تک کے لئے ایک ٹیکسی لی اور پچھلی نشست پر بیٹھ کر اٹھنے لگا!

ظاہر ایسے موقع پر لوگنا مسٹر خیری قمار کر گیا وہ جیتا تو کچھ رہا تھا؟ اس کے متعلق وثوق ہے کہ کتنا مشکل لیکن قمار خانے کے سامنے رک گیا۔

عمران نے ہاں میں ہاں مل کر خیر کے متعلق دریافت کی اور سیدھا سی کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ خیر پر تپاک انداز میں اس کا استقبال کر دیا اور ہلا! فرمایا جب کیا خدمت کی جائے!"

"مسٹر ہارن ہام سے ملنا ہے۔"

"وہ کب ظہر نہیں رکھے؟"

"جہاں نہیں بھی ہوں انھیں فون پر اطلاع دیجئے کہ ٹوٹی ہام بلز فور ملنا چاہتا ہے!"

"اجمعا خیر ہے! میں دیکھا ہوں! خیر نے کہا اور فون کا ریسور اٹھا کر خبر واکیل کرنے لگا۔۔۔ اس نے کسی سے ٹھکر کر کے اطلاع دی کہ ٹوٹی ہام ہارن ہام کا ایک آدمی "ہاس" سے ملنا

چاہتا ہے۔ پھر وہ کچھ دیر تک ریسور دکان سے لگے بیٹھا رہا پھر ہلا۔۔۔ "ہلو۔۔۔ جی ہاں ملنا چاہتا ہے!" وہ کچھ دیر تک ریسور دکان سے لگے بیٹھا رہا پھر ہلا! "ہلو۔۔۔ جی ہاں ٹوٹی ہام ہارن ہام"

"ڈاکٹر تک کا مسرور! عمران نے مزید وضاحت کی اور خیر نے تھوڑے عرصے میں سہکا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ریسور دکان سے کہا "مسٹر ہارن ہام اس وقت مسرور لین کی کو غمی خبر کیا ہوں میں ہیں! آپ وہیں اٹھا سے مل سکتے ہیں!"

"اجمعا شہر ہے!۔۔۔ عمران نے کچھ اس انداز میں کہہ کر مصافحہ کیا جیسے بہت جلدی میں ہو۔ پھر آکر اس نے پھر ٹیکسی کی اور مسرور لین کی طرف روانہ ہو گیا۔ مسرور لین کی ایک نویر کو غمی کے متعلق اسے معلوم ہوا تھا کہ وہاں ایک لڑکی بھی تھی۔ لیکن بیک زید اور روشی یہ نہیں

تاکے تھے کہ اس کی حیثیت کیا ہے! ان کا بیان تھا کہ لباس تو وہ ملازموں جیسا پہنتی ہیں لیکن رکھ رکھاؤ سے کوئی غریب لڑکی نہیں معلوم ہوتی!

اس کے باوجود بھی عمران نے سوچا کہ دیکھ لینے میں کیا حرج ہے اگر لڑکی وہ نہ ہو تو کسی اور سے اسے تلاش ہے تو پھر وہ کوئی دوسرا طریقہ کار اختیار کرے گا!

تقریباً بیس منٹ بعد جیسی مسرور لین میں داخل ہوئی اور پھر ایک نویر کو غمی کے سامنے رک گئی! عمران آکر چمک سے گزرا اور ایک روشی لے کر تباہا اور وٹی برآمدے میں نکلی گیا۔ یہاں

کال بل کا بجنا ایک لمبا چکر پر ضرب تھا اس نے عمران کو اندر والوں سے رابطہ قائم کرنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آئی۔

کچھ دیر بعد وہ عمارت کے ایک شان دار کمرے میں بیٹھا ہارن ہام کا انتظار کر رہا تھا لیکن اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس وقت عمارت میں ایک ٹیکسی بھی کئی لمبا چکر موجود تھی!۔۔۔ مگر

وہ ان میں سے ایک کا بھی تفصیل جانہ نہیں لے سکا کیونکہ وہ لڑکیاں تو چھوڑ گئیں۔۔۔ اور انہیں اور کتنے!

تھوڑی دیر بعد ہارن ہام کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ عمران نے اٹھنا چاہا لیکن ہارن ہام نے دوسرے ہی طرف میں جیب سے رو اور نکالے ہوئے کپڑے پہنے۔۔۔ انہی جگہ سے جھپٹ بھی نہ کر سکا کیونکہ

کچھ پہ تانے آئے ہو کہ ڈاکٹر تک کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ شاید۔۔۔ میں جیسے بھی خوش فحری دینے آیا ہوں۔"

"بہت حلالک معلوم ہوتے ہوں! وہ عمران کو بچنے سے روک دیکھا ہوا ہونٹ سکڑ کر ہلا! لیکن کیا تم جہاں سے واکیل جاسکو گے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں تو یہاں مستقل قیام کے ارادے سے آیا ہوں۔"

"جہادری یہ خواہش ضرور پوری کی جائے گی۔ ہارن ہام نے کہا اور ٹیکہ اسی وقت وہ آدمی کمرے میں داخل ہوئے اور ہارن ہام نے ان سے کہا "اس کا ٹھکانہ دو!"

عمران بڑے سکون سے بیٹھا رہا۔۔۔ اس کی طرف بڑے دبانے والے دونوں آدمی رک گئے! شاید اس کے اطمینان ہی نے انہیں گھچکھات میں جتا کر دیا تھا۔

"چلو رک تھیں گے!۔۔۔ ہارن ہام دہرا۔

وہ لوگ پھر عمران کی طرف بڑے جھپٹ عمران اسی طرف بیٹھا رہا۔۔۔

لیکن اب اس میں اتنی تبدیلی ضرور آگئی تھی کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کی ایک لمبا پھر تری تھی! جیسے ہی ان لوگوں کی نظر گلیا پر پڑی وہ پھر رک گئے۔۔۔ عمران نے بالکل کس نئے سے بچے

کی طرح گڑیاں کی طرف بڑھا دیا۔۔۔

"گدھے—ایہ پاگل ہے۔۔۔" جہان نام فرمایا "اس کو مار ڈالو۔۔۔"

وہ دونوں عمران پر فوٹ پڑے۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں ریڑی گڑیا ایک بھی سی آواز کے ساتھ بھٹ گئی۔۔۔ عمران ان سے دور کھڑا اس طرح منہ چارہ تھا جیسے کچھ خبر ہی نہ ہو۔ اس نے اس کا کوئی ٹھکانا تو ڈھونڈ لیا۔

جہان نام ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جو فرش پر پڑے ہوئے بری طرح اپنی آنکھیں مل رہے تھے اور جن کی زبانیں گامیاں اٹھ رہی تھیں! پھر وہ ایک ایک سنبھلا اور عمران پر ایک ٹاز بھجک دیا۔ ایسے موقع پر عمران غافل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے ایک طرف پھٹک لگائی۔ گولی سامنے والے دروازے سے باہر نکل گئی۔ پھر دوسرے ہی لمحہ میں گروہ کی آوازوں سے گونجنے لگا! متحذہ آؤی کمرے میں گھس آئے تھے وہاں میں عمران تھا تھا۔۔۔

"بچو لو۔۔۔" جہان نام پڑا۔۔۔ پھر دوسری بار چیخا "باہر کے سارے دروازے بند کر دو۔" کچھ لوگ عمران کی طرف بچھے اور کچھ باہر نکل گئے۔ جہان نام اپنی کڑا رہ۔ عمران خاموشی سے انھیں گھور رہا تھا۔۔۔ اس وقت دریا نکل ایسا ہی مسموم ہو رہا تھا جیسے کسی درد سے کو چند جنگلی بکڑوں نے گھیر لیا ہو!

ایک خطرناک قسم کی جنگ شروع ہو گئی۔ عمران نے ایک آؤی پر پھٹک لگائی جس نے اس پر وار کرنے کے لئے چاقو نکال لیا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے چاقو عمران کے ہاتھ میں آ گیا۔ اور ایک وقت دو چھین باند ہو گئے اور آؤی پچھتے ہوئے دیوار سے ہٹ گئے۔۔۔

"چاقو پھینک دو۔ ورنہ گولی مار دوں گا۔" جہان نام چیخا۔

"تو۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔ "پاگل نہیں ہوں، میں نہیں سمجھتا کہ گولی مارنے کے کبوتے ہیں۔" جہان نام نے پھر ایک ٹاز کیا۔ لیکن خود ہی ایک آؤی کر اپنا ہوا اڑھ ہو گیا۔

استے میں دوسرے کمرے سے بھی قوت چھڑا اور بھاگ دوڑی آوازیں آنے لگیں۔ عمران نے ایک آؤی کو تارن نام پر دھکا دیا۔۔۔ جہان نام شانہ اس کے لئے تیار نہیں تھا۔ وہ اس آؤی کی سمیت دیوار سے چٹکا۔۔۔ لہذا ایسی صورت میں پھر یہ طور اس کے ہاتھ میں کہیں رو سکتا تھا مگر وہ عمران کے ہاتھ میں ہی نہ آ سکا۔

"کچھ لوگ گھس آئے ہیں۔۔۔" ایک آؤی کمرے میں داخل ہو کر چیخا۔

"تم سب گدھے ہو۔۔۔" جہان نام کسی زخمی گدھے کی طرح دیکھنے لگا۔ "تارو۔۔۔ ان

بکڑوں کو ختم کر دو! ورنہ میں جہیں ناکر دوں گا۔"

عمران پر چاروں طرف سے ان کی پورش پڑھ گئی اب اس کے ہاتھ میں چاقو بھی نہیں رہ گیا تھا! دفعتاً انکس نوکے ماتحت اس کمرے میں دو آئے! ان میں ایک زبردست نہیں تھا۔۔۔ شانہ عمران نے اسے چہانت کر دی تھی کہ وہ خود نہ آئے بلکہ اس کے ہاتھوں کو دھکیں دیکھتے ہی منصور سید بچا، چپن، غور، صوفی، رنڈو سب کے سب بھوکے بھیلروں کی طرح اُکڑے۔۔۔

سار جنت نعمانی ان دونوں پر تھما۔ ورنہ وہ بھی ان میں ہوتا۔۔۔

جہان نام کے ساتھیوں کی تعداد پھر ایک دفعہ تارن نام نے ایک دروازے میں پھٹک لگائی۔۔۔ عمران اسے کب چھوڑنے والا تھا وہ بھی اس کے پیچھے جھپٹا لیکن جہان نام کی رفتار بہت تیز تھی اور ایک رنڈو راری سے دوسری رنڈو راری میں عمران کو چکر دے رہا تھا۔

پھر وہ ایک ایک ایک کمرے میں گھس پڑا۔ اور دوسرے سرے پر پہنچ کر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا "غیرہ۔۔۔" وہ ہاتھ اٹھا کر پانچ ہوا والا "تم کیا جانتے ہو؟"

"گھر سا کو خاصوئی سے میرے حوالے کر دو۔۔۔" عمران نے کہا

"یہ نامکُن ہے۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔"

"تب پھر میں جہیں گا گھونٹ کر ہلاک کر ڈالوں گا۔" عمران اس کی طرف جھپٹا لیکن کمرے کے وسط میں پہنچ کر ایسا مسموم ہوا جیسے اس کا ہر ذہن میں دھنسنے لگا ہو اس نے سنبھل کر پیچھے ہٹنا چاہا۔۔۔ لیکن۔۔۔ تو تارن پر قرار نہ رکھ سکا۔۔۔ پھر اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی ہی تاریکی تھی۔۔۔ مگر ایک ہی تیزی سے وہ خود ہی جسم خود بن گیا۔۔۔ اور پورے جسم میں ایک نیکی پکڑ چاند ہو گئی کہ اس کی زندگی ہی نیکیں بچانے لگی!۔۔۔

چند نہیں وہ کتنی بلندی سے گر تھا۔۔۔ تو زدی دیر تو اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔ پھر وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا اور اسی جدوجہد کے دوران میں اسے یقین ہو گیا کہ اس کے کسی عضو کی ہڈیوں نے داغِ مفارقت نہیں دیا۔

چاروں طرف آواز میرا تھا پھانک کسی گونے سے ایسی آواز آئی جیسے کسی نے دیسا لائی جانے کی کوشش کی ہو پھر آواز میرے میں ایک غماشا مثل نظر آیا عمران ایک طرف سمت گیا۔ دوسرے ہی لمحہ میں اس نے ایک چھوٹا سا مپ روش ہوتے دیکھا۔۔۔ عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے لیپ کی دھندلی روش میں نظر آنے والے چہرے کو صاف پہچان لیا تھا وہ گھر گیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی مگر اس کے چہرے پر اتنی غمایت ظاہر ہو رہی تھی جیسے وہ برسوں کی پیار ہو! عمران اٹھ کر نظر ڈالتا ہوا اس کے قریب پہنچا اس کا ہر براہ سے زمین

پہنیں چڑھا دیا مسطوم ہو رہا تھا جسے غصہ چڑھ گیا ہوا

تھک سہا بہت زیادہ خوف زدہ نظر آنے لگا

"تم کون ہو؟" اس نے انگریز میں پوچھا جس کی آواز بھرائی سی تھی

"میں ایک سرکاری سرافروشی ہوں"

"اوہ۔۔۔" بیک بیک دیکھا چارہ مکمل کیا اور ایسا مسطوم ہونے لگا جسے خوشی کے انکھارے لے اسے اتفاق نہ مل رہے ہوں۔۔۔

"کیوں محترم؟" مرغان نے طرے لیے میں کہا "اگر محبت اعمیٰ ہونے سے پہلے ہی بیک استعمال کرنا شروع کر دے تو کیا مرگ ہے؟"

"تم جو کوئی بھی ہو ا خدا کے لئے مجھے یہاں سے نکالو۔۔۔ میں ذرا بیک بھرا ایک سلام کی طرح تھک رہی ہوں"

"نہیں" مرغان نے حیرت سے کہا "مسطوم ہوتا ہے آج کل کچھ بچے نے غافل تھی کا پتہ پڑا شروع کر دیا ہے"

"بہرہ مستحکم نہ اٹھا" وہ بیک بیک بھر گئی "مجھے دھوکہ دیا گیا تھا میں نہیں سمجھتی تھی کہ راگوین کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے گا اب میں اس سے اتنی غلط کرتی ہوں جتنی شاید کسی حادثہ زدہ سکتے سے بھی نہ کر سکوں"

"آپ؟" مرغان نے ہر حیرت کا انکھار کیا۔ "یہ آپ کا فریاد ہی نہیں محترم۔"

"تم آراں حائلے کے متعلق کچھ بھی جانتے ہو تو تمہیں اس کا علم ہو گا کہ راگوین کو علاوہ ان کر دیا تھا لہذا اب اس کی محبت انتہائی جذبے میں تبدیل ہو گئی ہے اوہ اب صرف شاہی خاندان کو بدنام کرنا چاہتا ہے"

"مگر آپ یہاں تک کیسے پہنچیں محترم۔۔۔"

"اس نے مجھ سے استدعا کی تھی کہ میں صرف ایک ہاں سے مل لوں اوہ مجھ سے صرف چند منٹ گفتگو کرے گا آخری گفتگو۔۔۔ اس کے بعد وہ شاید قہر ہو خود کو قربان کرے گا میں گورنمنٹ ہاؤس میں تھی اس نے کھانا کھا کر میں بدامنیہ رات کو پانچ بجے میں اس کو اس کی آخری خواہش پوری ہو چکی تھی اس نے اپنی طائرہ کے کچرے چرائے اور انھیں وہاں کو پہرہ داروں کو دہائی چاہا ہو گئی اس نے اپنی طائرہ کے کچرے چرائے اس سے ملنے کے لئے

آئی۔! یہ بھی نہیں کہ وہاں راگوین سے ملاقات بھی ہوئی تھی یا نہیں شاید وہ مجھے کسی طرف

بے ہوش کر کے وہاں سے نکال دیا تھا۔! بہر حال اب وہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے ذرا براہی بھی محبت نہیں رہی اوہ تو دراصل اپنی حادثہ فنی کا انتقام لینا چاہتا ہے۔۔۔ اور وہ انتقام بھی ہو سکتا ہے کہ شاہی خاندان ساری دنیا میں بدنام ہو جائے۔۔۔ "وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ دفعتاً ایک زور دار کل کڑا بہت ساری دی اور ساتھ ہی قہقیر کے آواز بھی آئی یہ مارن ہاؤس کا قتبہ ہو سکتا تھا مرغان نے اس کی آواز پہچان لی۔۔۔ دیکھو دوسرے لمبے لمبے سامنے آگیا اس کے قہقیر بے ہوشی اس جہد خانے میں گونج رہے تھے اور اس کے ہاتھ میں رعبہ نور تھا اس نے چھوٹے ہی مرغان پر فائر کر دیا اور مرغان خود کو بچا کر گرتے گرتے گھر گیا کی چیخ اٹھا

"مور زور سے بیچو اسٹروئی صاحب!۔۔۔ ڈاکٹر فلک کا یہ آدمی تو رخصت ہو گیا۔ میں اس کی لاش پر تھک رہی شادی ایک سب سے کے بچے سے کروں گا اور پھر وہ ساری دنیا میں شاہی دہلی کھائے گا۔" مرغان نے گھر گیا کو بھوت بھوت کر دے علاوہ مارن ہاؤس سے رجم کی بیک بیک دی تھی "مگر تم کسی لوہڈ کی بیٹی ہو میں تو میں اپنے وطن میں ہی رہ کر جیسے فٹروئی دلاؤں! لیکن ایک فٹروئی کے لئے اس صدی میں یہ بھی مشکل ہے کہ اسے کوئی کسے کالہ ہی قبول کر لے" دفعتاً مرغان نے اس پر چھٹاک لگائی اور اسے اپنی پوری قوت سے دبوچ لیا گھر بھر گئی۔ لیکن اس چیخ میں خوف کی بجائے حیرت اور خوشی تھی!

مارن ہاؤس کا کافی طاقتور علاوہ مرغان کی طرف سے نکل جانے میں کامیاب تو ہو گیا لیکن ساتھ ہی ایک پر اسے ایک گھونر بھی رسید کر پڑا۔۔۔ اور یہ گھونر کچھ اس قسم کا تھا کہ وہ بلیا اظہار تقریباً چندہ منٹ تک یہ جہد جہد جاری رہی مگر ایک بیک مرغان اس پر چڑھ گیا۔

"نو۔۔۔ نو۔۔۔ یہ دی لاوا" گھر گیا کھپائی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی! "بھئی اسی رسی سے میرا جسم بکڑا رکھا تھا۔۔۔ مگر نہیں اسے مار ڈالو۔۔۔ خدا کے لئے اسے مار ڈالو۔۔۔ دلیر آدمی میں زندگی بھر جیسے پھر رکھوں گی ا خدا کے لئے اسے مار ڈالو"

مگر رسی استعمال کرنے کی نوبت نہیں آئی۔۔۔ مارن ہاؤس بے ہوش ہو چکا تھا اس کے ہاک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا

(۱۴)

"بہن تو بیک زیدہ" مرغان خون پر بیک زیدہ سے کہہ رہا تھا "اس طرف میں اس پر چاہا جا سکا آجہ خانے کے لہو میرے دلیر انھوں نے ایک خوفناک جنگ کے بعد اس کے ان ساتھوں کو بیکرا جو زندہ بچے تھے۔ وہ انھیں داخل منزل میں لے گئے وہاں سے پانچ لڑکیاں بھی



